Daily "ITTEFAQ NEWS" Karachi

ہم تو مٹ جائیں گے اے وطن لیکن تو نے قائم رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک

روزنامہ اتفاق نیوز کراچی

چیف ایڈیٹر: فیض الحسن

www.ittefaqnews.pk

dailyittefaqnews1@gmail.com

رجسٹریشن نمبر MC-1432

جلد نمبر 14	منگل 17 دسمبر 2024، 14 جمادی الثانی 1446ھ	قیمت 10 روپے	شمارہ نمبر 199

آصف زرداری: پاکستان خطے میں امن، ترقی اور پائیداری کا خواہاں ہے

پاکستان بحر ہند کے علاقے میں سمندری تعاون کے فروغ کیلئے پرعزم ہے، سمندر سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے، صدر مملکت

مستقبل کی عالمی معاشی ترقی مشرقی ممالک پر منحصر کرے گی، دنیا کی بڑی آبادی چین اور ہمارے خطے کے دیگر ممالک میں رہتی ہے، زرداری کا علاقائی فورم سے ویڈیو خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) صدر مملکت آصف علی زرداری نے سمندری وسائل کے تحفظ، بلیو اکانومی کے فروغ کیلئے خطے میں اجتماعی کوششوں پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان چاہتا ہے کہ ہمارا خطہ امن، ترقی اور پائیداری کا گڑھ بنا رہے۔ صدر آصف علی زرداری بلیو اکانومی تعاون پر تیسرے چین-بحر ہند علاقائی فورم سے ویڈیو خطاب کر رہے تھے۔ فورم کا انعقاد چین کی عالمی ترقیاتی تعاون ایجنسی نے چین کے شہر کن منگ میں کیا۔ صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان بحر ہند کے علاقے میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)

PTI کے 102 کارکنان 26 نومبر مقدمے سے ڈسچارج

87 ملزمان پولیس کے حوالے، رہائی پانے والوں کو دوبارہ گرفتار نہ کرنے کا سخت حکم

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) انسداد دہشت گردی کی عدالت نے 26 نومبر احتجاج کے کیس میں گرفتار تحریک انصاف کے 102 کارکنان کو مقدمے سے ڈسچارج کرتے ہوئے پولیس (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 28)

یونان کشتی حادثہ میں 4 پاکستانی جاں بحق ہوئے، ترجمان دفتر خارجہ

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) ترجمان دفتر خارجہ ممتاز زہرا بلوچ کے مطابق (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 27)

آج تک کوئی وی پی این بلاک نہیں کیا، چیئرمین پی ٹی اے

میں نے کہا تھا وی پی این بلاک کر سکتے ہیں لیکن کریں گے نہیں، حفیظ الرحمٰن کی بریفنگ

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) اسلام آباد: چیئرمین پی ٹی اے لیفٹیننٹ جنرل (ر) حفیظ الرحمان نے کہا ہے کہ آج تک کوئی وی پی این بلاک نہیں کیا، میں نے اسمبلی میں کہا تھا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 26)

اسلام آباد، صدر مملکت آصف زرداری بلیو اکانومی پر تیسرے چائنا-انڈین اوشین ریجن فورم سے آن لائن خطاب کر رہے ہیں

وزیر اعلیٰ سندھ: پولیو وائرس کا جڑ سے خاتمہ کرنا ہے

وزیراعلیٰ سندھ نے این جے وی اسکول میں بچوں کو قطرے پلا کر انسداد پولیو مہم کا آغاز کیا، کمشنر کراچی حسن نقوی، سیکریٹری صحت ریحان بلوچ، انچارج ای او سی ارشاد سوڈھر اور دیگر وزیراعلیٰ کے ہمراہ موجود تھے

پولیو صرف پاکستان اور افغانستان میں ختم نہیں ہوا، اس کو ختم کرنا ہے، بدقسمتی سے نگراں حکومت کا دھیان پولیو مہم پر نہیں ہوتا جس وجہ سے کیسز بڑھ جاتے ہیں، انسداد پولیو مہم کی افتتاحی تقریب سے خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے کراچی کے این جے وی اسکول میں بچوں کو قطرے پلا کر سال کی آخری انسداد پولیو مہم کا افتتاح کردیا۔ پولیو مہم 16 سے 22 دسمبر 2024 تک جاری رہے گی۔ وزیراعلیٰ سندھ نے پولیو ورکرز کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں پولیو کے کام کو کلاس ورک کی طرح کرنے کی ترغیب دی۔ تقریب کے موقع پر سیکریٹری صحت ریحان بلوچ، کمشنر کراچی حسن نقوی، ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو، کوآرڈینیٹر ایمرجنسی آپریشن سینٹر (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 29)

5 سابق نیوی افسران کی سزائے موت پر حکم امتناع ختم

نیوی افسران کو ڈاکیارڈ حملہ کیس میں فیلڈ جنرل کورٹ مارشل نے سزائے موت سنائی تھی، ذرائع پاک بحریہ

اسلام آباد ہائی کورٹ نے سزائے موت پانے والے مجرمان کو ان سے متعلق ریکارڈ کی حد تک رسائی دینے کا حکم دیا تھا

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) اسلام آباد ہائی کورٹ نے سابق نیوی افسران کو فیلڈ جنرل کورٹ مارشل سے سزائے موت کے فیصلے پر عمل درآمد روکنے کا حکم امتناع ختم کردیا۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے ڈاکیارڈ حملہ کیس میں سزائے موت پانے والے نیوی کے 5 سابق افسران کی دستاویزات کے حصول کی درخواست نمٹا دی۔ جسٹس بابر ستار نے پٹیشنرز کے وکلا کے بیان کے بعد درخواست نمٹانے کا فیصلہ سنایا۔ درخواست نیوی کے سابق افسران ارسلان نذیر ستی، محمد حماد، محمد طاہر رشید، حماد احمد اور عرفان اللہ کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ درخواست گزار کے وکیل کرنل ریٹائرڈ انعام الرحیم نے کہا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 31)

وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ این جے وی اسکول میں انسداد پولیو مہم کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں، دوسری جانب نرسری کلاس کے بچے کو پولیو کے قطرے پلا رہے ہیں

شیزہ فاطمہ: روزانہ کی بنیاد پر سائبر سکیورٹی کے حملے ہوتے ہیں

ملک میں انٹرنیٹ کی رفتار کم ہے، فائبر آئزیشن پالیسی اور فائیو جی سے انٹرنیٹ کی صورتحال میں بہتری آئے گی

بل جلد منظور ہونے کی امید ہے، بل کی منظوری کے بعد نیشنل ڈیجیٹل کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا، وزیر مملکت آئی ٹی

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وزیر مملکت برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی شیزا فاطمہ نے ملک میں انٹرنیٹ کی سست رفتار کا اعتراف کرلیا۔ اسلام آباد میں نیشنل براڈ بینڈ نیٹ ورک فورم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت نے کہا کہ ملک میں انٹرنیٹ کی رفتار کم ہے، فائبر آئزیشن پالیسی اور فائیو جی سے انٹرنیٹ کی صورتحال میں بہتری آئے گی۔ وزیر مملکت کا کہنا تھا کہ فائیو جی اسپیکٹرم کی نیلامی اپریل میں ہوگی، فائیو جی اسپیکٹرم کی نیلامی اور فور جی کو بہتر کیا جائے گا، پاکستان میں سائبر سکیورٹی کے چیلنجز درپیش ہیں، روزانہ کی بنیاد پر سائبر سکیورٹی کے حملے ہوتے ہیں، سائبر سکیورٹی اور ڈیٹا پروٹیکشن کی ذمے داری (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 30)

مولانا فضل الرحمٰن افغان سفیر سردار احمد جان شکیب سے ملا خلیل الرحمان حقانی کی شہادت پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

خواجہ آصف: بانی کو پہل کرنی چاہئے، PTI مذاکرات نہیں مذاق کر رہی ہے

ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں، اسپیکر کے ذریعے مذاکرات کا عمل شروع ہونا چاہئے، پی ٹی آئی پہلے رابطہ کرے گی اس کے بعد ہم کوئی جواب دینے کی پوزیشن میں ہوں گے

بانی کے علاوہ پی ٹی آئی میں کسی کی حیثیت نہیں، تحریک انصاف کی زبان کی میں کوئی تبدیلی نہیں، مذاکرات کرنے ہوں تو زبان کو خاموش اور لہجے کو نرم رکھنا پڑتا ہے، وزیر دفاع

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف نے تحریک انصاف کیساتھ مذاکراتی عمل کو مذاق رات قرار دے دیا اور کہا ہے کہ پی ٹی آئی کی طرف سے ہمیں کوئی پیغام نہیں ملا۔ قومی اسمبلی کے باہر میڈیا نمائندوں سے گفتگو میں خواجہ آصف نے کہا کہ پانچ منٹ قبل مذاکرات کے عمل میں رہنے والے اپنے وزرا سے پی ٹی آئی سے بات چیت کے حوالے سے پوچھا جس پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھ اب تک کسی نے کوئی رابطہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی حکومت کو بتائے کہ ہم مذاکرات کرنا چاہتے ہیں، اسپیکر کے ذریعے مذاکرات کا عمل شروع ہونا چاہیے، پی ٹی آئی پہلے رابطہ کرے گی اس (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 32)

ریاض، وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سعودی اینٹی نارکوٹکس ہیڈکوارٹر کا دورہ کر رہے ہیں

کراچی میں ایرانی ڈیزل اور پیٹرول کی کھلے عام فروخت

محمد خان پولیس چوکی سے چند قدم کے فاصلے پر ایرانی پیٹرول بوتلوں کھلے عام فروخت، خیبر چوک پر بیٹری کی دکان کی آڑ میں ڈبہ پمپ نوزل لگا کر کھلے عام ڈیزل مزدا بسوں میں بھرا جانے لگا

پولیس چوکی انچارج کی مبینہ خاموشی، شہریوں کو شدید خطرات، اگر کہیں ایرانی ڈیزل یا پیٹرول فروخت ہوتا نظر آئے تو فوری طور پر 15 پر کال کر کے اطلاع دیں

میرے علاقے میں ایرانی ڈیزل، پیٹرول فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی آپ خود کروائیں، ایس ایچ او اتحاد ٹاؤن ایاز خان کا نمائندہ اتفاق نیوز کو مشورہ

ماضی میں ایرانی ایندھن کے باعث ہولناک حادثات، شہریوں کی ڈی آئی جی ویسٹ سے فوری کارروائی کی اپیل

کراچی (رپورٹ: ندیم آرائیں) اتحاد ٹاؤن تھانے کی حدود میں قائم محمد خان پولیس چوکی کے اطراف ایرانی ڈیزل اور پیٹرول کھلے عام فروخت کیا جا رہا ہے، لیکن پولیس چوکی کے انچارج نے اس غیر قانونی کاروبار پر مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ ایرانی ڈیزل نوزل کے ذریعے جبکہ پیٹرول بوتلوں میں فروخت ہو رہا ہے، جو کسی بھی وقت بڑے حادثے کا سبب بن سکتا ہے۔ نمائندہ اتفاق نیوز نے اس سلسلے میں ایس ایچ او اتحاد ٹاؤن ایاز خان سے رابطہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر کہیں ایرانی ڈیزل یا پیٹرول فروخت ہوتا نظر آئے تو فوری طور پر 15 پر کال کر کے اطلاع دیں اور میرے علاقے میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 36)

انتہائی مطلوب ملزم حبیب علی عرف حسیب موٹا کو گرفتار کرلیا گیا

رینجرز کی کارروائی میں گرفتار ملزم کے قبضے سے اسلحہ و ایمونیشن اور منشیات بھی برآمد کرلی گئی

کراچی (کرائم رپورٹر) پاکستان رینجرز (سندھ) اور پولیس نے انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے کراچی کے علاقے بلوچ کالونی سے منشیات فروشی اور بھتہ وصولی کی متعدد کارروائیوں میں ملوث لیاری گینگ وار سے تعلق رکھنے والے انتہائی مطلوب ملزم حبیب علی عرف حسیب موٹا کو گرفتار کرلیا۔ ملزم کے قبضے سے اسلحہ و ایمونیشن اور منشیات بھی برآمد (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 35)

18 سالہ دعا کو سر پر پستول رکھ کر گولی ماری گئی، رپورٹ

قتل کی واردات میں گھر کا کوئی فرد ملوث ہوسکتا ہے، معما جلد حل ہو جائے گا، پولیس

کراچی (کرائم رپورٹر) لڑکی کے قتل کے ہفتے کی شب ہونیوالے واقعے کا مقدمہ درج کرلیا گیا جبکہ ابتدائی رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ 18 سالہ دعا کو سر پر پستول رکھ کر گولی ماری گئی۔ حسین ہزارہ گوٹھ کے علاقے میں گھر میں فائرنگ کے پراسرار واقعے میں لڑکی کے جاں بحق اور اس کی 9 ماہ کی بھانجی کے زخمی ہونیکے واقعے کا مقدمہ الزام نمبر 24/1012 بجرم دفعات 302 (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 48)

یوسف گوٹھ، راہگیر خاتون کے سامنے لڑکے کی نازیبا حرکت

ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے پر پولیس نے ملزم کا سوفٹ ویئر اپ ڈیٹ کر دیا

کراچی (کرائم رپورٹر) شہر قائد کے علاقے یوسف گوٹھ، گلی نمبر 1 میں ایک اوباش نوجوان کی راہگیر خاتون کے سامنے نازیبا حرکت کرتے ہوئے ویڈیو سامنے آئی ہے، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے۔ ویڈیو میں نوجوان خاتون کے گزرنے پر نازیبا حرکت کرتا ہے، جبکہ اس کے دوست اس حرکت کو ویڈیو میں ریکارڈ کرتے ہیں اور پھر اسے دوبارہ ایسی حرکت کرنے کی ترغیب دیتے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 39)

شک کی بیماری میں مبتلا 2 بچوں کی ماں پھندا لگا کر پنکھے سے جھول گئی

متوفیہ اپنے شوہر پر شک کرتی تھی کہ وہ غیر خواتین سے بات کرتا ہے، ایس ایچ او کی بریفنگ

کراچی (کرائم رپورٹر) کورنگی علی اکبر شاہ گوٹھ کی رہائشی دو بچوں کی ماں نے گلے میں پھندا لگا کر پنکھے سے لٹک کر خودکشی کرلی۔ تفصیلات کے مطابق کورنگی کے علاقے ابراہیم حیدری علی اکبر شاہ گوٹھ میں مارکیٹ والی گلی نمبر 8 میں واقع ایک گھر سے خاتون کی گلے میں دوپٹے کا پھندا لگی لاش ملی ہے اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو ایدھی ایمبولینس کے ذریعے پہلے ابراہیم حیدری تھانے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 40)

ڈیجیٹل پاکستان کا بل آج پیش کیا جائے گا

نیشنل ڈیجیٹل کمیشن قائم کر کے ڈیجیٹل اتھارٹی بنائی جائے گی، آئی ٹی حکام

وزیراعظم کمیشن کے سربراہ اور چاروں وزرائے اعلیٰ ارکان ہونگے، بریفنگ

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) حکومت آج قومی اسمبلی میں ڈیجیٹل پاکستان بل پیش کرے گی، منظوری کے بعد نیشنل ڈیجیٹل کمیشن قائم کر کے ڈیجیٹل اتھارٹی بنائی جائے گی۔ یہ بل آج وزیر مملکت برائے آئی ٹی شیزا فاطمہ پیش کریں گی۔ آئی ٹی حکام کے مطابق ڈیجیٹل پاکستان بل کا مقصد (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 42)

پنجاب اسمبلی، ایم پی ایز کی تنخواہوں میں اضافے کا بل منظور

تنخواہوں میں اضافے کے بل کی منظوری کے بعد اراکین اسمبلی بے حد خوش نظر آئے

لاہور (بیورو رپورٹ) پنجاب اسمبلی نے اراکین اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا بل کثرت رائے سے منظور کرلیا گیا، ایک ایم پی اے کی تنخواہ 4 لاکھ ہوجائے گی، بل (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 43)

سعید غنی کی ہدایات: ترقیاتی کاموں کی رفتار تیز کی جائے، الطاف گوہر میمن

کریم آباد انڈر پاس و یوسف گوٹھ میں ہنگامی بنیادوں پر رات دن کام کیا جائے، ڈائریکٹر جنرل ادارہ ترقیات کراچی

اجلاس کے دوران شہر بھر میں جاری 135 اسکیموں پر بریفنگ لی، میٹریل کی کوالٹی کو ترجیح دینے کی ہدایت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر بلدیات سندھ سعید غنی کی خصوصی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل ادارہ ترقیات کراچی الطاف گوہر میمن نے ADP فنڈ کے تحت جاری ترقیاتی کاموں کے حوالے سے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے اعلیٰ افسران پر مشتمل اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ڈی جی کے ڈی اے نے شہر کی مختلف 135 اسکیموں جن میں ڈسٹرکٹ کراچی کی 3، سینٹرل ڈسٹرکٹ 30، ایسٹ ڈسٹرکٹ 23، کیماڑی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 34)

ڈی جی ادارہ ترقیات کراچی الطاف گوہر میمن اے ڈی پی فنڈ کے تحت جاری ترقیاتی کاموں کے حوالے سے انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ کے افسران کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

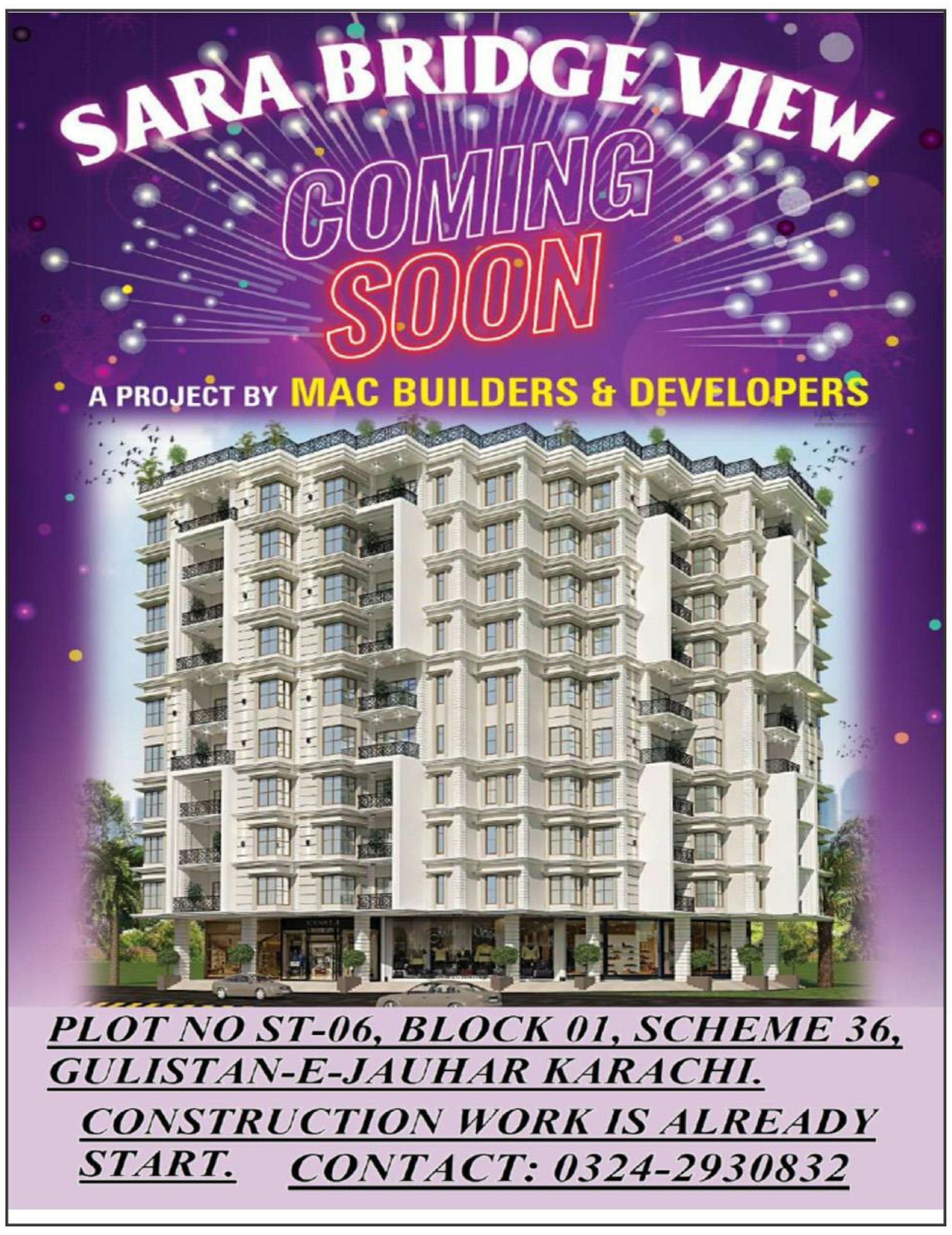

سندھ حکومت کا خواتین کی ترقی کیلئے اہم اقدامات کا اعلان

صوبے میں قائم تمام دارالامان کو جدید خطوط پراپ گریڈ کیا جائیگا، رہائش پذیر بچوں کیلئے پلے ایریا اور معیاری تعلیم کیلئے ٹیوٹر کی سہولت بھی فراہم کی جائیگی

محکمہ ترقی نسواں کے تحت 954 ملین روپے کے 8 ترقیاتی منصوبے زیر تعمیر ہیں، ورکنگ خواتین کی سہولت کے لئے 115 ڈے کیئر سینٹرز قائم کرنے کا فیصلہ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سندھ حکومت نے صوبے میں خواتین کو محفوظ ماحول اور بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے اہم فیصلے کیے ہیں۔اس حوالے سے چیف سیکریٹری سندھ آصف حیدر شاہ کی زیر صدارت محکمہ ترقی نسواں کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں صوبائی وزیر برائے ترقی نسواں شاہینہ شیر علی اور دیگر اعلی افسران نے شرکت کی۔اجلاس کے دوران محکمہ ترقی نسواں کے جاری ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صوبے میں قائم تمام دارالامان کو جدید خطوط پراپ گریڈ کیا جائے گا۔اس کے ساتھ دارالامان میں رہائش پذیر بچوں کے لئے پلے ایریا اور معیاری تعلیم کے لئے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)

عوامی مسائل کے حل سمیت ہمارے بلدیاتی نمائندے تعلیمی میدان میں بھی کام کررہے ہیں — منعم ظفر خان

الخدمت کے تحت ہزاروں نوجوانوں کو فری آئی ٹی کورسز کروار ہے ہیں، لانڈھی میں میٹرک کے طلبہ کو ایوارڈز کی تقریب سے خطاب

ڈیڑھ سال کے مختصر عرصے میں 120 پارکوں کا افتتاح کیا، کھیلوں کے میدان آباد کیے اور 32 اسکولوں کی حالت بہتر کی، امیر جماعت اسلامی کراچی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان نے کہا کہ جماعت اسلامی کے منتخب بلدیاتی نمائندے مشکل حالات، اختیارات کی کمی اور محدود وسائل کے باوجود عوامی مسائل کے حل سمیت تعلیمی میدان میں بھی کام کررہے ہیں، جماعت اسلامی والخدمت کے تحت نوجوان طلبہ و طالبات کو فری آئی ٹی کورسز کروائے جارہے ہیں، ہم لانڈھی کے طلبہ و طالبات کو بھی فری کورسز کروائیں گے۔لانڈھی کی یوسی 3 کراچی کی پہلی یوسی ہے جس میں میٹرک کے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے لیپ ٹاپ بھی دیئے گئے ہیں، لانڈھی کے عوام جماعت اسلامی کے نمائندوں کا دست وبازو بنیں، نوجوان (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 15)

کراچی کے ساتوں اضلاع میں مسلسل ترقیاتی کام جاری ہیں — مرتضٰی وہاب

پیپلز پارٹی اپنے منشور کے مطابق شہریوں کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہے، تمام اسٹیک ہولڈرز کو مشاورت کے عمل میں شامل رکھا جارہا ہے

متعلقہ یونین کمیٹیز کے نمائندوں کی مشاورت سے پانی وسیوریج اور انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کے جاری کاموں کو جلد مکمل کرینگے، سٹی کونسل کے ممبران کیساتھ اجلاس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) میئر کراچی بیرسٹر مرتضٰی وہاب نے کہا ہے کہ کراچی کے ساتوں اضلاع میں مسلسل ترقیاتی کام جاری ہیں، جو منصوبے بنائے جارہے ہیں ان میں ساتوں اضلاع کی یونین کونسلوں کی حدود میں آنے والے علاقوں کے ترقیاتی کام شامل ہیں، چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی ہدایت کے مطابق شہریوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کا سلسلہ جاری رہے گا ، متعلقہ یونین کمیٹیز کے نمائندوں کی مشاورت سے پانی وسیوریج اور انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کے جاری کاموں کو جلد از جلد مکمل کریں گے، یہ بات انہوں نے کمیٹی روم میں پاکستان پیپلز پارٹی اور اتحادی جماعتوں کے سٹی کونسل کے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

نیو کراچی، چیمپیئن ٹرافی کی تقریب رونمائی آج ہوگی

دن 11 بجے ٹاؤن آفس میں تقریب، تمام مکاتب فکر کے افراد شرکت کریں، شعیب بن ظہیر

کراچی (سٹی رپورٹر) وائس چیئرمین نیو کراچی ٹاؤن شعیب بن ظہیر نے کرکٹ چیمپئن شپ شرکت کیلئے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات، یوسی چیئرمینز واراکین کمیٹی، میڈیا پرسنز چینل اور اخبارات سے وابستہ شخصیات سمیت خاص و عام کو دعوت دیتے ہوئے کہا کہ آج 11 بجے بتاریخ 17 دسمبر 2024 صبح 11 بجےبمقام نیو کراچی ٹاؤن آفس میں ٹرافی کی رونمائی ہوگی

تعلیم کے فروغ سے دہشتگردی کا خاتمہ ہوسکتا ہے — ثروت اعجاز قادری

معصوم پھولوں نے ثابت کردیا کہ ہم کسی سے کم نہیں، ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں، سانحہ اے پی ایس کے شہدا ہمارے درمیان ہوں گے

سانحہ اے پی ایس نے پوری قوم کو دہشت گردی کیخلاف متحد کیا، سنی تحریک کے زیر اہتمام سانحہ اے پی ایس کہ شہدا کے ایصال ثواب کیلئے دعائیہ تقریبات

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان سنی تحریک کے مرکزی صدر انجینئر محمد ثروت اعجاز قادری اور مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ بلال سلیم قادری کی ہدایت پر سانحہ اے پی ایس کے شہدا کہ ایصال ثواب کے لیے ملک بھر میں اجتماعی دعائیہ تقریب اور قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔پاکستان سنی تحریک کے مرکزی صدر ثروت اعجاز قادری نے لیاقت آباد سیکٹر کے زیر اہتمام دعائیہ تقریب میں شرکت کی۔تقریب کے موقع پر جوائنٹ سیکرٹری عبداللہ اکرم قادری، مرکزی ڈپٹی جنرل سیکرٹری علامہ نجیب اللہ زہری کراچی رابطہ کمیٹی کے شہباز قادری، سلیم قادری، کمیل شاہ، سلیم رضا، احمد رضا دیگر رہنما کارکنان عوام اہلسنت بڑی تعداد (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 12)

جناح ٹاؤن کے زیر اہتمام طالبعلموں کی عالمی کتب میلے میں شرکت

چیئرمین رضوان عبدالسمیع نے کتابوں کی خریداری کیلئے طلبہ وطالبات کو معقول رقم فراہم کی

کراچی (سٹی رپورٹر) ٹاؤن میونسپل کارپوریشن جناح کے زیرِ انتظام اسکولوں کے طلبا نے کراچی ایکسپو سینٹر میں منعقدہ 19ویں بین الاقوامی کتب میلے میں شرکت کی، کتب میلے میں چیئرمین جناح ٹاؤن رضوان عبدالسمیع، ٹاؤن کوآرڈینیٹر راؤ کاشف، ڈائریکٹر ایجوکیشن شیر علی، ڈپٹی ڈائریکٹر محمود فیاض، اسکول کے ایچ ایم اوز اور اساتذہ بچوں کی سربراہی کر رہے تھے، کتب میلے میں ٹی ایم سی جناح کے زیر انتظام اسکولوں کے سینکڑوں طلبا وطالبات نے تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی بین الاقوامی کتب میلے میں شرکت کی اور کتابوں سے مستفید ہوئے، میلے میں چیئرمین رضوان عبدالسمیع کی جانب سے طلبا و طالبات کو کتابوں کی خریداری کیلئے معقول رقم بھی فراہم کی گئی تاکہ طلبا و طالبات اپنے نصابی کتابوں کے ساتھ ساتھ دیگر کتابیں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

میئر کراچی لانڈھی میڈیکل کمپلیکس میں قائم مردہ خانہ کی تعمیر ومرمت کے بعد آج افتتاح کرینگے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) میئر کراچی بیرسٹر مرتضٰی وہاب لانڈھی میڈیکل کمپلیکس میں قائم مردہ خانہ کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے بعد آج (منگل) بارہ بجے دن اس کا باقاعدہ افتتاح کریں گے، مردہ خانہ میں 58 میتیں رکھنے کی گنجائش ہے، جس سے لانڈھی، کورنگی، ملیر، شاہ فیصل کالونی، ماڈل کالونی، سعود آباد، قائد آباد، مہران ٹاؤن اور دیگر ملحقہ آبادیوں مردہ خانہ کی سہولت میسر آئے گی۔

جی آئی زیڈ کنسلٹنٹس کا پاکستان بیت المال منصوبوں کا جائزہ

کوٹ ادو (مظفر گڑھ : نمائندہ خصوصی عمران طارق) جی آئی زیڈ کنسلٹنٹس کا پاکستان بیت المال منصوبوں کا جائزہ ،مظفر گڑھ، پاکستان بیت المال (PBM) کے منصوبوں کی بہتری اور جائزہ لینے کے مقصد کے تحت وزارت تخفیف غربت و سماجی تحفظ (M/o PA&SS) کی نمائندہ اور آکسفورڈ پالیسی مینجمنٹ کی ریسرچ مینیجر محترمہ انیلا سردار نے پی بی ایم کے ضلعی دفتر مظفر گڑھ کا دورہ کیا۔اس دورے کا بنیادی مقصد پاکستان بیت المال کے منصوبوں کو مزید مؤثر بنانے کے لیے تجاویز (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

کراچی میں سردی بڑھ گئی، درجہ حرارت سنگل ڈجیٹ ریکارڈ کیا گیا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) شہر قائد میں پیر کی رات دسمبر کی سرد ترین رات ریکارڈ کی گئی اور درجہ حرارت سنگل ڈیجٹ میں آگیا۔محکمہ موسمیات کے مطابق کراچی جناح ٹرمینل کا پیر کو کم سے کم درجہ حرارت 8.9 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔محکمہ موسمیات کے مطابق شہر میں رات میں کم سے کم درجہ حرارت 10.5 ڈگری سینٹی گریڈ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

خدمات پر پذیرائی حوصلے بڑھاتی ہے، علی زمان اعوان

امن وامان صورتحال بحال رکھنے کیلئے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے، ندیم احمد

عوام میں احساس تحفظ اور پرسکون زندگی کی فراہمی کیلئے پولیس رات دن کوشاں ہے، وقار قیصر

سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی وسطی کی جانب سے ایوارڈ، سندھ کا روایتی تحفہ اجرک پیش کیا

اورنگزیب شہزاد، ناظم انصاری، فیضان علوی، محمد عثمان، یوسف بھٹی اور محمد علی شاہ ہمراہ تھے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خدمات پر پذیرائی حوصلے بڑھاتی ہے، یہ بات سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی ضلع وسطی کے صدر علی زمان اعوان اسٹیشن ہاؤس آفیسر تھانہ گلبہار ندیم احمد (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)

ٹاؤن میونسپل کارپوریشن جناح کے زیرِ انتظام اسکولوں کے طلبا نے کراچی ایکسپو سینٹر میں منعقدہ 19ویں بین الاقوامی کتب میلے میں شرکت کی

سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی ضلع وسطی کے صدر علی زمان اعوان اسٹیشن ہاؤس آفیسر تھانہ گلبہار ندیم احمد سے ملاقات کی

Email: dailyittefaqnews1@gmail.com web: www.ittefaqnews.pk چیف ایڈیٹر و پبلشر فیض الحسن نے پالمی پرنٹرز الحبیب کمپلیکس مانک اسٹریٹ سولجر بازار سے چھپوا کر 193 قاسم آباد، لیاقت آباد، کراچی سے شائع کیا۔

Daily "ITTEFAQ NEWS" Karachi
ہم تو مٹ جائیں گے اے ارضِ وطن لیکن تجھ کو
قائم رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک
چیف ایڈیٹر: فیض الحسن
روزنامہ اتفاق نیوز کراچی
www.ittefaqnews.pk
dailyittefaqnews1@gmail.com

شام میں دراندازی اور عالمی سازشیں

عرب لیگ نے ہنگامی اجلاس میں شام میں اسرائیل کی حالیہ دراندازی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے عرب سلامتی، علاقائی اور بین الاقوامی امن کے لیے سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ اس کارروائی کو 1974 کے معاہدے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ اسرائیل اس وقت شام میں داخل ہو چکا ہے اور بڑی تیزی سے اپنے ایجنڈے کی تکمیل کر رہا ہے۔ بشارالاسد کی حکومت ختم ہونے کے بعد اسرائیل شام کے اندر ایک غیر فوجی زون میں چلا گیا ہے جسے 1973 کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد بنایا گیا تھا، بشمول اسٹریٹجک پہاڑ ہرمون کا شامی حصہ، جہاں اس نے ایک شامی فوجی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ وہاں رکنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور شام کی سرزمین میں دراندازی کو سرحدی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ایک محدود اور عارضی اقدام قرار دیتا ہے۔ اس نے شام کے اسٹریٹجک ہتھیاروں کے ذخیرے پر بھی سیکڑوں حملے کیے ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور اردن سمیت کئی عرب ممالک نے اسرائیل کی جانب سے گولان کی پہاڑیوں کے ساتھ بفرزون پر قبضے کی مذمت کی ہے کیونکہ ابومحمد الجولانی نے شام ٹی وی کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا کہ اسرائیل دلائل کمزور ہو چکے ہیں اور اب ان کی حالیہ خلاف ورزیوں کا جواز نہیں بنتا۔ اسرائیلیوں نے واضح طور پر شام میں حد سے تجاوز کیا ہے، جس سے خطے میں غیر ضروری طور پر کشیدگی بڑھنے کا خطرہ ہے۔ شام، لبنان کا پڑوسی ہے اور شام سے بھاگنے والے بے شمار لوگ لبنان میں گھس گئے ہیں اور وہاں پناہ لے رہے ہیں، جب کہ لبنان میں حزب اللہ کو پہلے ہی اسرائیل نے کمزور کر دیا ہے۔ حماس تو بالکل ہی کمزور ہو چکی ہے۔ اب اسرائیل کے پاس امریکا اور یورپ کی بھرپور امداد ہے اپنے توسیع پسندی کے عزائم کو پورا کرنے کا بھرپور موقع [illegible] ہے جو اس سے پہلے امریکا اور یورپ، عراق اور لیبیا کا [illegible] وہاں کوئی القاعدہ کے نام کی چیز نہیں ملی۔ [illegible] عراق اور لیبیا کے تیل کی آئل کمپنیوں کے ذریعے لوٹ مار جاری ہے۔ امن عامہ کنٹرول سے باہر ہے، شام پر اسرائیل نے [illegible] ISIS کا حصہ [illegible] قبضہ کر رہا ہے [illegible] اسرائیل ان علاقوں میں لبنان کے لوگوں اور فلسطینیوں کو دھکیلنا چاہتا ہے تاکہ گولان کی پہاڑیاں اور ادھر سے غزہ مکمل اسرائیل میں شامل کر لیا جائے۔ [illegible] سعودی عرب، ترکی، قطر [illegible] حزب اللہ ایران کا اتحادی ہے۔ اس طرح اگر اس وقت خطے کی صورتحال دیکھیں تو آسانی سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ دراصل یہ تمام دائرہ جو تنگ کیا جا رہا ہے وہ بڑی تیزی سے ایران کی طرف بڑھ رہا ہے اور 2025 ایران کے لیے بڑی اور نئی مشکلات لے کے آنے والا ہے۔ اس پورے خطے میں وہ واقعات رونما ہونے جا رہے ہیں جنھیں کئی برسوں سے جاری [illegible] میں دیکھا جا سکتا ہے۔ شام اس وقت جن قوتوں کے ہاتھوں میں آ چکا ہے اس سے نہ صرف اب شام کے اندر ان گروہوں میں اقتدار کی لڑائی شروع ہو جائے گی بلکہ لیبیا اور عراق کی طرح سول وار کا ماحول بن جائے گا۔

فری کوچنگ سینٹر

تحریر: جاوید چوھدری

وہ مجھے باہر تک چھوڑنے آیا اور رخصت کرنے سے پہلے مسکرا کر بولا آپ نے یقیناً مجھے پہچانا نہیں ہوگا میں آپ کا شاگرد رہا ہوں میں نے بھی مسکرا کر جواب دیا میں معافی چاہتا ہوں میں نے آپ کو واقعی نہیں پہچانا وہ ہنس کر بولا یہ میرے بچپن کی بات ہے میں نالائق اسٹوڈنٹ تھا ہمیں اسکول سے چھٹیاں تھیں۔

آپ نے شہر میں فری کوچنگ سینٹر کھولا تھا آپ سارا دن نالائق اسٹوڈنٹس کو پڑھاتے رہتے تھے میں بھی ان اسٹوڈنٹس میں شامل تھا میں نے ذہن پر زور دیا اور مجھے اچانک یاد آ گیا میں کالج کے دور میں لالہ موسیٰ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ کوچنگ سینٹر چلاتا تھا۔

ہمیں ایک پرائیویٹ اسکول نے چھٹیوں میں ایک کلاس روم دے دیا تھا ہم شہر میں بینر لگا دیتے تھے طالب علم آتے تھے اور ہم انھیں سارا دن پڑھاتے رہتے تھے میں اچھا استاد نہیں تھا لہٰذا میں سارا دن بچوں کو کہانیاں سناتا رہتا تھا بچے ہمیشہ کہانیوں میں دل چسپی لیتے ہیں وہ سارا دن میرے گرد بیٹھے رہتے تھے۔

یہ سلسلہ چند سال چلا لیکن پھر میں یونیورسٹی شفٹ ہو گیا اور یوں یہ پروجیکٹ ختم ہو گیا میں نے اس دور کو یاد کیا ہنسا اور اس سے پوچھا آپ کس سیشن میں تھے؟ اس نے قہقہہ لگا کر جواب دیا سر میں صرف تین دن کے لیے آپ کی کلاس میں آیا تھا لیکن ان تین دنوں نے میری زندگی بدل دی

میں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا انسان کی فطرت ہے جب کوئی شخص اس کی تعریف کرتا ہے تو وہ تن من سے خوش ہو جاتا ہے مجھے بھی اپنی اہمیت کا احساس ہوا اور میرا سینہ فخر سے پھول گیا وہ تھوڑی دیر رک کر بولا آپ نے ہمیں شیکسپیئر کے بارے میں بتایا تھا اور آخر میں کہا تھا انگریزی زبان کے سب سے بڑے ادیب شاعر اور ڈرامہ نگار کے پاس صرف اڑھائی سو لفظ تھے اور یہ ان اڑھائی سو لفظوں کے ساتھ انگریزی دنیا کا سب سے بڑا شاعر اور ادیب بن گیا۔

آپ لوگ اگر روزانہ صرف ایک نیا لفظ سیکھ لیں یا انگریزی کا ایک فقرہ روز یاد کر لیں تو آپ مہینے میں تیس لفظ یا فقرے سیکھ جائیں گے اور سال میں 365 یوں آپ شیکسپیئر سے بھی آگے نکل جائیں گے وہ رکا اور پھر ہنس کر بولا آپ کے ہاتھ میں ڈان اخبار تھا آپ نے اس کی ہیڈ لائین سرکل کی اور وہ سرکل دکھا کر کہا آپ کو صرف ایک اخبار خریدنا ہے وہ پورا پڑھنا ہے مشکل فقرے کسی نوٹ بک میں لکھنے ہیں اور پھر انھیں یاد کرنا ہے آپ روز نیا فقرہ یاد کریں اور پچھلے فقرے دہراتے چلے جائیں آپ ایک سال میں پورے انگریزی دان بن جائیں گے۔ آپ کی بات میرے دل کو لگی کلاس کے آخر میں آپ کا وہ اخبار میں گھر لے گیا نوٹ بک خریدی ہیڈ لائین کے مشکل الفاظ اور فقرے اس میں لکھے اور انھیں زبانی یاد کرنے لگا آپ یقین کریں رات تک میں دس فقرے یاد کر گیا تھا۔

اگلے دن میں نے پچھلے فقرے دہرائے اور دس نئے فقرے سیکھ لیے یہ بھی ہو گیا میں اب روز نئے فقرے لکھتا تھا انھیں یاد کرتا تھا اور پرانے دوہراتا جاتا تھا میں شروع میں دس فقرے یاد کرتا تھا لیکن پھر میری اسپیڈ کم ہو گئی میں دس سے پانچ پر آیا اور پھر روزانہ ایک فقرہ سیکھنے لگا۔

لیکن اس وقت تک میرا لینگویج بینک بڑا ہو چکا تھا میری ووکیبلری بھی بڑھ چکی تھی اور میرے پاس دو اڑھائی سو اچھے فقرے بھی جمع ہو چکے تھے میں جب یہ فقرے کلاس میں دوہراتا تھا یا انگریزی کے مضامین میں لکھتا تھا تو میرے کلاس فیلوز کے ساتھ ساتھ استاد بھی حیران ہو جاتے تھے

اس کام یابی نے مجھے حوصلہ دیا اور میں آگے بڑھتا چلا گیا وہ رکا لمبی سانس لی اور پھر رک کر بولا مجھے چند ہفتے بعد ایک اور حقیقت کا ادراک ہوا ہمارے معاشرے میں سوٹ اور انگریزی آپ کے تمام عیبوں اور نالائقیوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

آپ کو بس انگریزی کے دس پندرہ اچھے فقرے آنے چاہییں اور آپ کے کپڑے اچھے مہنگے اور صاف ستھرے ہونے چاہییں اور لوگ آپ کو عقل مند ذہین اور کام یاب بھی سمجھنے لگتے ہیں اور جینئس بھی مجھے جب اس کا ادراک ہوا تو میں نے انگریزی پر اپنا فوکس بڑھا لیا میں روز نوٹ بک میں نئے فقرے لکھتا تھا اور پرانے دوہراتا تھا۔

میں یہ نوٹ بک ہر وقت اپنے پاس رکھتا تھا نوٹ بک ایک ایسا طوطا بن چکی تھی جس میں میری جان تھی میں آگے بڑھتا رہا لیکن پھر دو نئے چیلنجز آ گئے میں انگریزی لکھنے اور بولنے میں اچھا نہیں تھا میں نے اس کے دو حل نکالے میں یاد کیے ہوئے فقروں کو لکھ کر پریکٹس کرنے لگا میں روز ایک گھنٹہ انگریزی لکھتا تھا اس سے میری ہینڈ رائٹنگ بھی اچھی ہو گئی اور میرے ہاتھ میں روانی بھی آ گئی۔

جب کہ بولنے کے لیے میں نے بی بی سی سننا شروع کر دیا اس زمانے میں گھروں میں ریڈیو سنا جاتا تھا میں روز ریڈیو پر بی بی سی کی خبریں سنتا تھا اور انگریزی کے لفظ اور فقرے سن سن کر یاد کرتا رہتا تھا میں نے بعدازاں اپنے ایک کزن سے چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈ لے لیا میں خبرنامہ ریکارڈ کر لیتا تھا اور اسے بار بار سنتا تھا مجھے پھر کسی نے بتایا انگلینڈ سے لینگویج کورس ملتے ہیں یہ کیسٹ کی شکل میں ہوتے ہیں اور آپ سن سن کر انگریزی سیکھ لیتے ہیں۔

میرے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ میں انگلینڈ سے کورس منگوا سکتا لیکن پھر اللہ نے کرم کیا میرے ایک کلاس فیلو کے بڑے بھائی لاہور میں پڑھتے تھے انھوں نے بتایا لاہور میں برٹش کونسل ہے اور یہ سارے کورس اس میں موجود ہیں وہ کونسل کے ممبر تھے وہ مجھے وہاں سے کورس لا دیتے تھے اور میں سن سن کر سیکھتا جاتا تھا وہ بہت اچھے انسان تھے انھوں نے بعدازاں مجھے انگلینڈ سے کورسز منگوا دیے۔

میں نے وہ کورس اتنے سنے کہ کیسٹس گھس گئیں اور میں انگریزوں کے لہجے میں انگریزی بولنے لگا میرے دوست احباب اور رشتے دار مجھے انگریزوں کے لہجے میں انگریزی بولتے دیکھتے تھے تو وہ پاگل سمجھنے لگتے تھے وہ میرا مذاق اڑاتے تھے میں یہ دیکھ کر ڈپریشن میں چلا گیا اور خودکشی کا فیصلہ کر لیا۔

لیکن پھر ایک اور ٹرن آ گیا میں اگلی چھٹیوں میں دوبارہ آپ کی فری کوچنگ کلاس میں چلا گیا میں آپ سے وہاں ملا تو میں نے آپ کو اپنے سے زیادہ پاگل محسوس کیا آپ کے بال داڑھی اور ناخن بڑھے ہوئے تھے دانت بھی گندے تھے اور کپڑے بھی میں آپ کو دیکھ کر ڈر گیا آپ حلیے سے وحشی نظر آتے تھے۔

وہ رکا اور ہنس کر بولا میں نے آپ سے وجہ پوچھی تو آپ نے بتایا میں آج کل پیپرز کی تیاری کر رہا ہوں میرے پاس بال کٹوانے اور کپڑے بدلنے کا وقت نہیں میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ لوگوں کی باتوں سے متاثر نہیں ہوتے آپ نے ہنس کر جواب دیا میرے بھائی انسان جب تک پاگل سمجھا نہ جائے یہ اس وقت تک ترقی نہیں کرتا مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

آپ نے وضاحت کی تھی انسان زندگی میں جب کوئی چیز حاصل کرنا چاہے تو اس ایکسٹریم پر جانا چاہیے جہاں لوگ اسے پاگل سمجھنا شروع کر دیں اسے کام یابی اس وقت ملتی ہے آپ کا کہنا تھا میں کل کپڑے بدل لوں گا شیو بھی کر لوں گا بال اور ناخن بھی کٹوا لوں گا لیکن اگر میں نے امتحان کا موقع ضائع کر دیا تو یہ موقع شاید مجھے دوبارہ نہ ملے لہٰذا میں اس پر فوکس کر رہا ہوں لوگ مجھے آج پاگل سمجھ رہے ہیں لیکن کل جب میں کام یاب ہو جاں گا۔

تو میرا یہی پاگل پن لوگوں کے لیے مثال بن جائے گا لوگ اپنے بچوں کو میری کہانی سنایا کریں گے چناں چہ ہمیں دوسروں کی رائے پر توجہ دینے کے بجائے کام پر فوکس کرنا چاہیے مجھے دوسرا نسخہ بھی مل گیا چناں چہ میں واپس آیا اور دوبارہ کام میں جت گیا میں نے اب لکھنے اور بولنے دونوں کی پریکٹس شروع کر دی تھی

وہ رکا لمبا سانس لیا اور اس بار اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اس نے کہا سر آپ یقین کریں پورے اسکول اور پھر کالج میں مجھ سے اچھا انگریزی بولنے لکھنے اور پڑھنے والا کوئی نہیں تھا میں نے اس پریکٹس میں ایک اور چیز لرن کی انسان اگر کسی ایک چیز میں ماسٹری حاصل کر لے تو باقی تمام فن چل کر اس کے پاس آ جاتے ہیں میری انگریزی نے مجھے دوسرے تمام مضامین میں بھی مدد دی اور پھر میں ٹاپ کرتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے ایم بی اے کیا اسکالرشپ پر باہر گیا ملٹی نیشنل کمپنیوں میں کام کیا پاکستان آیا اپنا کام اسٹارٹ کیا اور آج اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپ کے سامنے ہوں۔

مجھے اس کی کہانی نے ششدر کر دیا میں حیران ہو گیا اور بچپن کی پڑھی ہوئی وہ کہاوت یاد آ گئی جس میں بتانے والے نے بتایا تھا انسان کو لمبے چوڑے فلسفے اور دانش کی ضرورت نہیں ہوتی اللہ کا کرم ہو تو ایک فقرہ پوری نسلیں بدل دیتا ہے۔

ہم چند دوستوں نے جوانی میں شغل کے طور پر فری کوچنگ سینٹر بنایا تھا ہم چھٹیوں میں اسکول کے بچوں کو اکٹھا کر کے مہینہ دو مہینہ فری پڑھاتے تھے ہمارے اس اینی شیٹو نے اس جیسے نہ جانے کتنے طالب علموں کی زندگی بدل دی ہوگی میں نے یہ سوچ کر پہلے فخر کیا اور پھر شرمندہ ہو گیا اور اپنے آپ سے سوال کیا میں نے اتنا بڑا اینی شیٹو آگے چل کر بند کیوں کر دیا تھا؟ میں کتنا بے وقوف ہوں میں نے اس کا ہاتھ پکڑا جھک کر اسے بوسا دیا اور گیلی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر کہا تم میرے محسن ہو تم نے ایک بار پھر مجھے ایک ایسی نیکی کے ساتھ جوڑ دیا جسے میں روزگار کی دوڑ میں بھول گیا تھا تم بہت عظیم ہو۔

پاکستانی اسٹاک مارکیٹ اور عوام کی محرومی

تحریر: زاھدہ حنا

پاکستانی اسٹاک مارکیٹ اِن دنوں روزانہ نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کے اشاریے نئی زندگیاں پا رہے ہیں اور اس ہفتے میں بھی اس نے اپنی نئی تاریخ رقم کی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مارکیٹ مصنوعی طور پر چلائی جا رہی ہے جب کہ کچھ ماہرینِ معیشت اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اگر موجودہ ڈالر کی قیمت کا تقابل اس وقت سے کیا جائے جب ایک ڈالر سو روپے کے برابر تھا اور آج کے 278 روپے کے برابر ہے، تو مارکیٹ کے 165,000 پوائنٹس تک جانے کی گنجائش موجود ہے۔

یہ دلیل ان اعداد و شمار پر مبنی ہے جو گلوبل مارکیٹ کی تبدیلیوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، مگر سوال یہ ہے کہ کیا اِن اعداد و شمار کے پیچھے عام آدمی کی فلاح و بہبود کی کوئی حقیقت موجود ہے؟

یہ تمام معاشی اشاریے، چاہے وہ اسٹاک مارکیٹ کے ہوں یا جی ڈی پی کے، اس وقت بے معنی ہو جاتے ہیں جب عوام کی اکثریت ان کا کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اعداد و شمار کی یہ چمک دمک صرف ان لوگوں کے لیے خوشی کا باعث بنتی ہے جو اس کھیل کے ماہر ہیں یا سرمایہ کاری کے لیے بڑی رقم رکھتے ہیں۔ پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ کے یہ ریکارڈ توڑ اعداد و شمار اگرچہ میڈیا کی زینت بنتے ہیں اور معیشت کی کامیابی کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں، لیکن کیا یہ کامیابی واقعی معاشی ترقی کے مترادف ہے؟

جب ہم دنیا کے ان ممالک کو دیکھتے ہیں جہاں جی ڈی پی کی شرح چھ، سات، آٹھ یا نو فیصد ہے، تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اگر دولت کی تقسیم منصفانہ نہ ہو تو یہ ترقی صرف اعداد و شمار کی حد تک محدود رہتی ہے۔ ترقی یافتہ معاشروں کی اصل خوبصورتی اس بات میں ہے کہ وہاں کی معاشی کامیابیوں کے ثمرات عام آدمی تک پہنچتے ہیں، لیکن پاکستان میں دولت کی غیر مساوی تقسیم نے عوام کے لیے ترقی کو محض ایک خواب بنا دیا ہے۔

یہ مسئلہ صرف پاکستان کا نہیں دنیا کی بڑی معیشتیں بھی اِسی بحران کا شکار ہیں۔ امریکا جسے اکثر دنیا کی سب سے بڑی معیشت کہا جاتا ہے وہاں لاکھوں لوگ بے گھر ہیں۔ نیویارک کی روشنیاں، لاس اینجلس کی رونقیں اور شکاگو کی بلند و بالا عمارتیں شاید اس ملک کی ترقی کی علامت ہوں مگر ان گلیوں میں جہاں خیمے لگے ہوئے ہیں اور لوگ فٹ پاتھ پر سونے پر مجبور ہیں، یہ ترقی بے معنی ہو جاتی ہے۔ امریکی معیشت کی چمک دمک اس وقت دھندلا جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں افراد کو دو وقت کی روٹی کے لیے حکومتی امداد پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

چین کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے۔ یہ وہ ملک ہے جس نے دنیا کو حیران کر دینے والی ترقی کی رفتار دکھائی لیکن یہ ترقی بھی ایک بھاری قیمت پر آئی ہے۔ چینی مزدوروں کی حالتِ زار ایک تلخ حقیقت ہے۔

کم تنخواہیں، بارہ گھنٹے کی طویل شفٹیں اور بنیادی حقوق کی عدم موجودگی نے اس معاشی معجزے کے پیچھے کی تاریکی کو واضح کر دیا ہے۔ لاکھوں چینی مزدور آج بھی کم اجرت پر محنت کر رہے ہیں تاکہ دنیا بھر میں بنی ہوئی مصنوعات کی قیمتیں کم رکھی جا سکیں۔ چین کی یہ ترقی یقینی طور پر عالمی سرمایہ داری کا حصہ ہے جہاں محنت کش طبقے کو ہمیشہ دبا کر رکھا جاتا ہے تاکہ اشرافیہ کو فائدہ پہنچایا جا سکے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ترقی کا مطلب کیا ہے؟ کیا صرف بڑے بڑے اشاریے اور اعداد و شمار ہی ترقی کے پیمانے ہیں؟ اگر ہاں تو پھر ان کروڑوں لوگوں کا کیا جن کے لیے دو وقت کی روٹی کا حصول بھی ایک مشکل کام ہے؟

پاکستان کی معیشت کو اگر ایک آئینے میں دیکھا جائے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ یہ آئینہ ان چند طاقتور افراد کے چہروں کو منعکس کرتا ہے جنھوں نے دولت اور وسائل پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اِن چند لوگوں کے لیے اسٹاک مارکیٹ کی کامیابیاں ان کی دولت میں اضافے کا سبب بنتی ہیں جب کہ عام آدمی غربت اور محرومی کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے۔

یہ وقت ہے کہ ہم اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کریں۔ کیا ہم واقعی ایک ایسے ملک کی تعمیر چاہتے ہیں جہاں صرف چند لوگ خوشحال ہوں اور باقی عوام غربت اور محرومی کا شکار رہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہمیں ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جو انصاف پر مبنی ہو۔

ایک منصفانہ معاشی نظام کے بغیر اسٹاک مارکیٹ کی یہ ترقی بے معنی ہے۔ یہ ترقی اس وقت تک کھوکھلی رہے گی جب تک عام آدمی کو اس کا فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ترقی کے اشاریے اس وقت تک صرف اعداد و شمار ہیں جب تک وہ زمین پر بسنے والے انسانوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی نہ لائیں۔

پاکستان کے عوام کو ضرورت ہے کہ وہ ان مسائل کو سمجھیں اور ان کے حل کے لیے اپنی آواز بلند کریں۔ یہ وقت ہے کہ عوام اپنی محرومیوں کے خلاف کھڑے ہوں اور ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک مشترکہ جدوجہد کا آغاز کریں۔

ترقی کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ معاشرے کے ہر فرد کو اس کا جائز حق ملے اور وہ اپنے حصے کی خوشحالی حاصل کر سکے۔ لہٰذا جب تک اسٹاک مارکیٹ کی کامیابیوں کے ثمرات عوام تک نہیں پہنچتے یہ ترقی ایک دھوکا اور فریب ہی رہے گی۔ پاکستان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں کو اس نہج پر ترتیب دے جہاں ترقی کا مطلب صرف اشاریے نہیں، بلکہ حقیقی معاشرتی انصاف اور خوشحالی ہو۔

ٹک ٹاکر رجب بٹ کے دفاع میں یاسر شامی سامنے آ گئے

یوٹیوبر یاسر شامی نے اپنی انسٹاگرام ویڈیو میں رجب بٹ کی گرفتاری کی مذمت کی ہے

لاہور (کلچرل ڈیسک) ٹک ٹاکر رجب بٹ کی غیر لائسنس یافتہ شیر اور اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتاری کے بعد یوٹیوبر یاسر شامی ان کے دفاع میں سامنے آ گئے ہیں۔ یاسر شامی نے رجب بٹ کے حق میں اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ کی ہے جس میں وہ ٹک ٹاکر کی گرفتاری کی مذمت کر رہے ہیں۔ یاسر شامی نے اپنے ویڈیو میں کہا کہ رجب بٹ اب آزاد ہیں، میں سی سی پی او لاہور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس معاملے کو دیکھا۔ میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملے کو دیکھیں کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ رجب بٹ کو غلط طریقے سے پھنسایا گیا تھا۔ ڈیلی پاکستان کے میزبان کا کہنا تھا کہ رجب بٹ کو کئی غیر قانونی چیزیں گفٹ کی گئیں، جن میں ایک شیر کا بچہ اور ہتھیار شامل ہیں، جس کے بعد پولیس نے انہیں گرفتار کیا، حالانکہ انہوں نے اپنے وی لاگ میں اعلان کیا تھا کہ وہ ان چیزوں کے لائسنس بنوانے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی گرفتار کر لیا گیا۔ شامی نے رجب بٹ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے دشمنوں اور دوستوں کو پہچانیں۔ ان دشمنوں کو جانیں جو آپ کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور ایک ذمے دار شخصیت بنیں کیونکہ آپ ایک بڑے انفلوئنسر ہیں۔ یاسر شامی نے مزید کہا کہ رجب بٹ اپنی محنت کے بل بوتے آج اس مقام تک پہنچے ہیں جس کے بعد یہ گرفتاری سراسر ان سے حسد کرنا ہے اور کچھ نہیں، لوگوں کو اگر اس کے کانٹینٹ سے اختلاف ہو بھی جائے لیکن شادی کے سب سے خاص دنوں میں اسے گرفتار کرنا صرف حسد ہے۔ اللہ جسے عزت دے اسے تسلیم کرنا چاہیے۔

ہنی سنگھ کے رابطہ کرنے پر انھیں عورت سمجھتا رہا، ابرار الحق کا انکشاف

غلط فہمی کے خاتمے کے بعد ابرار الحق نے ہنی سنگھ سے بات کی اور بعدازاں دونوں نے مل کر ایک ٹریک بھی بنایا

کراچی (کلچرل ڈیسک) پاکستانی گلوکار ابرار الحق نے ایک پوڈکاسٹ میں ہندوستانی ریپر ہنی سنگھ کے پہلی بار رابطہ کرنے پر انھیں عورت سمجھنے کے مغالطے کا انکشاف کیا ہے۔ ابرار الحق نے گزشتہ دنوں ایک پوڈکاسٹ میں شرکت کی جہاں انھوں نے ہندوستانی گلوکار ہنی سنگھ سے رابطے کا دلچسپ اور مزاحیہ قصہ شیئر کیا۔ گلوکار نے انکشاف کیا کہ ان کے منیجر نے ایک بار انھیں بتایا کہ ہنی نام کی ایک عورت ان کے ساتھ گانا بنانا چاہتی ہے۔ ابرار الحق نے عورت کا نام سننے کے بعد ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن ان کے منیجر سے دوبارہ ہنی سنگھ نے رابطہ کیا۔ ابرار نے ہنستے ہوئے بتایا کہ انھیں بعد میں پتا چلا کہ وہ جس ہنی کو عورت سمجھ رہے تھے وہ کوئی اور نہیں بلکہ مقبول بھارتی گلوکار ہنی سنگھ ہیں۔ اس غلط فہمی کے خاتمے کے بعد ابرار الحق نے ہنی سنگھ سے بات کی اور بعدازاں دونوں نے مل کر ایک ٹریک بھی بنایا۔

سینئر اداکار کاشف محمود کا سیاسی مظاہرے میں شرکت پر گرفتاری کا انکشاف

کراچی (کلچرل ڈیسک) پاکستانی ڈراموں کے سینئر اداکار کاشف محمود نے سیاسی مظاہرے میں شریک ہونے پر اپنی گرفتاری کا انکشاف کیا ہے۔ کاشف محمود جنھوں نے پاکستانی ٹیلی ویژن انڈسٹری میں متنوع کردار ادا کیے ہیں اور اپنی بہترین کرداری سے لاکھوں مداحوں کے دل موہ لیے ہیں، انھوں نے نجی ٹی وی کے پروگرام ہنسنا منع ہے میں شرکت کے دوران اس بات کا انکشاف کیا کہ انھیں پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ کاشف محمود سیاست اور سماجی مسائل پر بھی بہت آواز اٹھاتے رہیں ہیں اور اس معاملے میں اپنے نقطہ نظر کو شیئر کرنے میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ اداکار نے بتایا کہ کس طرح سیاست پر آواز اٹھانے سے ان کے کیریئر پر اثر پڑا۔ انھوں نے بتایا کہ وہ عملی طور پر زیادہ شامل نہیں رہے ہیں لیکن انھیں حکومت مخالف مظاہرے میں حصہ لینے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ کاشف نے بتایا کہ پولیس کی حراست سے انھیں سہیل احمد نے ضمانت پر رہا کروایا تھا۔ اداکار نے اپنی گرفتاری کا قصہ سناتے ہوئے بتایا کہ پولیس کا رویہ ان کے ساتھ بہت اچھا تھا، بلکہ انسپکٹر نے اپنی جیب سے ہزار روپے خرچ کر کے انھیں جیل کی کوٹھری کے لیے مچھر مار لوشن اور حفاظتی جالی فراہم کی کیونکہ وہاں مچھر بہت تھے۔

کیلاش وادی میں مذہبی تہوار چاموس کی بہاریں، سیاحوں کی آمد جاری

چترال (کلچرل ڈیسک) کیلاش قبیلے کا مذہبی تہوار چترموس (چاموس) چترال کی کیلاش وادی میں اپنی تمام تر رنگینی اور رعنائیوں کے ساتھ جاری ہے، جسے دیکھنے کیلیے دنیا بھر سے سیاحوں کی آمد جاری ہے۔ چاموس تہوار موسم سرما کیلیے خوشی اور امن کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ تہوار کیلاش کی تینوں وادیوں رمبور، بریر اور بمبوریت میں منایا جا رہا ہے۔ اس تہوار کی انفرادیت اور دلکشی دنیا بھر کے سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے۔ کیلاش قبیلے کے تاریخی اور ثقافتی چاموس تہوار میں بون فائر کا تہوار بھی منایا گیا۔ اس فیسٹیول میں بچے اور بچیوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی پتیاں اٹھائے گانے گاتے ہوئے مختلف رسمیں ادا کیں۔ آپس میں پیار و محبت بانٹنے، امن کا پیغام دینے اور اتحاد کیلیے پھل، سبزیاں اور خشک میوہ جات تقسیم کیے گئے۔ فیسٹیول میں شیشاؤ، منڈاہیک اور شارا بیرایک سمیت مختلف رسومات ادا کی گئیں۔

ماڈل، اداکارہ اور میزبان فضا علی ایک بار پھر سوشل میڈیا صارفین کی تنقید کا نشانہ

کراچی (کلچرل ڈیسک) پاکستان کی مشہور ماڈل، اداکارہ اور میزبان فضا علی ایک بار پھر سوشل میڈیا صارفین کی تنقید کا نشانہ ہیں۔ اداکارہ اپنے متنازع بیانات اور طرز زندگی کی وجہ سے اکثر سرخیوں میں رہتی ہیں، حال ہی میں ان کے مارننگ شو کے ایک متنازع موضوع نے سوشل میڈیا صارفین کی توجہ حاصل کر لی ہے۔ فضا علی نے حال ہی میں ٹی وی شو کے سیگمنٹ میں پاکستان ٹیلی ویژن کی مشہور اداکاراں کے نام لے کر کاسمیٹک سرجری سے متعلق بات کی۔ مارننگ شو کی میزبان نے کاسمیٹک سرجری سے متعلق سیگمنٹ میں چند مشہور اداکاراں کی سرجری سے پہلے اور بعد کی تصاویر دکھائیں اور ڈاکٹر سے ان کے کاسمیٹک طریقہ کار سے متعلق سوال کیا۔ پروگرام میں کاسمیٹک سرجری کروانے والی اداکاراں میں مشی خان، ثروت گیلانی، سدرہ بتول، مہوش حیات، ماہ نور بلوچ، عائشہ خان اور دیگر شامل ہیں۔ سوشل میڈیا صارفین نے فضا علی کے اس ٹی وی شو میں مشہور شخصیات کا اس طرح تذکرہ کرنے پر غصے کا اظہار کیا۔ بہت سے لوگوں نے خود فضا کو اس میں اپنی تصویر شامل نہ کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔

پاکستان ریڈ بال ٹیم کے مستعفی کوچ جیسن گلیسپی کی پی سی بی پر سخت تنقید

کھلاڑیوں میں ٹیلنٹ ہے مگر پی سی بی حکام کا رویہ بہتر نہیں، مستعفی کوچ کا میڈیا سے گفتگو میں موقف

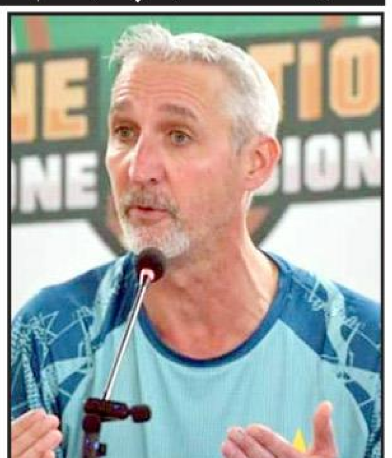

لاہور (اسپورٹس ڈیسک) پاکستان ریڈ بال ٹیم کے مستعفی کوچ جیسن گلیسپی نے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے پی سی بی حکام کو سخت تنقید کا نشانہ بنا ڈالا۔ آسٹریلوی ریڈیو سے بات چیت کرتے ہوئے جیسن گلیسپی نے جہاں پاکستان کرکٹرز کے ٹیلنٹ کی تعریف کی وہاں وہ بورڈ حکام کے رویے سے سخت نالاں دکھائی دیے۔ سابق آسٹریلوی فاسٹ بولر کا مقف تھا کہ سلیکشن کمیٹی کے معاملات سے دور کرنے کے بعد میرے اختیارات کو بہت محدود کر دیا گیا تھا سلیکشن میں جب اعتماد میں نہیں لیا جائے گا تو میچ کی پلاننگ کیسے ہو سکتی تھی جبکہ بابر اعظم کو ڈراپ کرنے کے بارے میں بھی مجھ سے رابطہ نہیں کیا گیا۔ ہائی پرفارمنس کوچ ٹم نیلسن کے کنٹریکٹ میں توسیع نہ کرنے کو جیسن گلیسپی نے ناراضی کا اہم سبب قرار دیا۔ جیسن گلیسپی کا موقف ہے کہ میرا کام صرف میچ والے دن کھلاڑیوں کو کیچ پریکٹس کروانا ہی رہ گیا تھا، ان حالات میں بہتر سمجھا کہ استعفادے کر گھر چلا جاں۔

سکیورٹی گارڈ کی باصلاحیت بیٹی انٹرنیشنل کرکٹر بن گئی

15 سالہ بولر شہر بانو نے نیپال کے خلاف انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا ہے

لاہور (اسپورٹس ڈیسک) لودھراں سے تعلق رکھنے والی شہر بانو نے ملائیشیا میں ویمنز انڈر 19 ٹی ٹوئنٹی ایشیا کپ میں نیپال کے خلاف میچ سے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کر دیا۔ ہیڈ کوچ محسن کمال نے لیفٹ آرم فاسٹ بولر شہر بانو کو ڈیبیو کیپ پہنائی، 15 سالہ شہر بانو نے نیپال کے خلاف انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا ہے جو ساتویں جماعت کی طالبہ بھی ہیں۔ مینجمنٹ اور کھلاڑیوں نے ڈیبیو کرنے والی کھلاڑی شہر بانو کو انٹرنیشنل کیریئر شروع کرنے پر مبارکباد دی اور نیک تمناں کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ ویمنز انڈر 19 ایشیا کپ ملائیشیا میں جاری ہے، کوالالمپور میں کھیلے جا رہے میچ میں پاکستان نے ٹاس جیت کر نیپال کے خلاف بیٹنگ کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان ویمنز ٹیم کو پہلے میچ میں روایتی حریف بھارت کے ہاتھوں 9 وکٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ قومی ٹیم پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر 67 رنز بنا پائی تھی۔ بھارت نے 7.5 اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر ہدف حاصل کر لیا تھا۔

پاکستان فٹبال فیڈریشن کی نارملائزیشن کمیٹی کی مدت میں پھر توسیع

ہارون ملک کی سربراہی میں کام کرنے والی نارملائزیشن کمیٹی کی مدت گزشتہ روز پوری ہو گئی تھی

لاہور (اسپورٹس ڈیسک) فٹبال کی عالمی تنظیم فیفا نے پاکستان فٹبال فیڈریشن کے معاملات چلانے والی نارملائزیشن کمیٹی کی مدت میں ایک بار پھر توسیع کر دی۔ ہارون ملک کی سربراہی میں کام کرنے والی نارملائزیشن کمیٹی کی مدت گزشتہ روز پوری ہو گئی تھی تاہم فیفا کی جانب سے اب نارملائزیشن کمیٹی کی مدت میں پندرہ فروری تک توسیع کی گئی ہے۔ کمیٹی سربراہ ہارون ملک کے نام لکھی گئی ای میل میں فیفا کے نمائندے نیا مید ظاہر کی ہے کہ جنوری میں کانگریس آئین میں ترمیم منظور کر لے گی اور اس کے بعد یہ کمیٹی 15 فروری تک الیکشن کروا کر چارج منتخب نمائندوں کے حوالے کر دے گی۔ واضح رہے کہ چند روز قبل پاکستان فٹبال فیڈریشن (پی ایف ایف) کے ایک مرتبہ پھر انتخابات التوا کا شکار ہونے کی خبر سامنے آئی تھی۔ فیفا ہاس میں ایک غیر رسمی گفتگو میں چیئرمین فیفا نارملائزیشن کمیٹی اور صدر فٹبال فیڈریشن ہارون ملک کا کہنا تھا کہ صدر کے انتخاب میں منتخب صوبائی صدور سمیت فیفا فٹبال سے وابستہ ہر اسٹیک ہولڈرز کو برابر موقع دینے کے حق میں ہے۔

سابق خاتون کرکٹر نے بمراہ سے آن ایئر معافی کیوں مانگی؟

جسپریت بمراہ نے آسٹریلوی اوپنرز عثمان خواجہ اور نیتھن میک سوینی کی وکٹیں جلد حاصل کی تھیں

کراچی (اسپورٹس ڈیسک) آسٹریلیا کے خلاف تیسرے ٹیسٹ میچ کے دوران سابق برطانوی خاتون کرکٹر نے بھارتی فاسٹ بولر جسپریت بمراہ سے آن ایئر معذرت کر لی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق سابق کرکٹر اور کمنٹیٹر ایسا گوہا نے ٹیسٹ کے دوسرے روز بمراہ کی تعریف کرتے ہوئے موسٹ ویلیوایبل پرائمیٹ کہا تھا جس پر سوشل میڈیا صارفین نے پرائمیٹ لفظ کو نامناسب اور تعصبی قرار دیا تھا۔ غلط لفظ کے چناؤ پر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر سخت ردعمل کے بعد خاتون کمنٹیٹر نے آن ایئر معذرت کی۔ ایسا گوہا نے کہا کہ بمراہ کی تعریف کرتے ہوئے مجھ سے غلط لفظ کا انتخاب ہوا تھا جس پر معذرت خواہ ہوں۔ واضح رہے کہ بھارتی فاسٹ بولر جسپریت بمراہ نے آسٹریلوی اوپنرز عثمان خواجہ اور نیتھن میک سوینی کی وکٹیں جلد حاصل کی تھیں جس پر خاتون کمنٹیٹر نے تعریف کرتے ہوئے موسٹ ویلیوایبل پرائمیٹ کہا تھا۔ برسبین ٹیسٹ کے دوسرے روز آسٹریلیا نے اپنی ابتدائی 3 وکٹیں 75 کے اسکور پر گنوا دی تھیں جس کے بعد اسٹیو اسمتھ اور ٹریوس ہیڈ کے درمیان چوتھی وکٹ کی شراکت میں 241 رنز بنائے گئے جس سے آسٹریلوی ٹیم کی پوزیشن مستحکم ہو گئی۔

بھارت کے معروف سابق کھلاڑی کی پنشن شاہد آفریدی سے بھی کم نکلی

کراچی (اسپورٹس ڈیسک) کرکٹ، جو کہ دنیا بھر میں بے شمار شائقین کے دلوں پر راج کرتا ہے، ریٹائرمنٹ کے بعد کھلاڑیوں کو ملنے والی مراعات کے حوالے سے ایک مختلف ہی تصویر پیش کرتا ہے۔ پاکستان کے سابق کرکٹر شاہد آفریدی اور بھارت کے سابق کھلاڑی ونود کامبلی کی مثالیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ مختلف کرکٹ بورڈز اپنے ریٹائرڈ کھلاڑیوں کے لیے کس طرح کی مراعات فراہم کرتے ہیں۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور عالمی کرکٹ کے بڑے ستارے، شاہد خان آفریدی نے 500 سے زائد میچز میں پاکستان کی نمائندگی کی اور ان کی کرکٹ کیریئر میں بے شمار کامیابیاں شامل ہیں۔ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد بھی شاہد آفریدی کو پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کی جانب سے ایک معقول پنشن ملتی ہے۔ واضح رہے کہ پی سی بی نے اپنے ریٹائرڈ کھلاڑیوں کو تین مختلف زمروں میں تقسیم کیا ہے، جس کی بنیاد پر ان کی پنشن کی رقم مقرر کی جاتی ہے۔ 10 یا اس سے کم ٹیسٹ میچ کھیلنے والے کھلاڑیوں کو ماہانہ 142,000 پاکستانی روپے (تقریباً 43,000 انڈین روپے) ملتی ہے۔ 11 سے 20 ٹیسٹ میچ کھیلنے والے کھلاڑیوں کو ماہانہ 148,000 پاکستانی روپے (تقریباً 45,000 انڈین روپے) ملتے ہیں۔ 21 یا اس سے زائد ٹیسٹ میچ کھیلنے والے کھلاڑیوں کو ماہانہ 154,000 پاکستانی روپے (تقریباً 47,000 انڈین روپے) کی پنشن ملتی ہے۔ پی سی بی کے سابق کھلاڑیوں کی پنشن کے لیے مرتب کردہ فارمولے کے مطابق شاہد آفریدی نے 27 ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کی، جس کے نتیجے میں انہیں ماہانہ 154,000 پاکستانی روپے (47,000 انڈین روپے) کی پنشن ملتی ہے۔

بقیہ نمبر 1

ٹیوٹر کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ ورکنگ خواتین کی سہولت کے لئے سندھ حکومت نے 115 ڈے کیئر سینٹرز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے مرحلے میں یہ مراکز سرکاری اداروں اور جامعات میں بنائے جائیں گے تاکہ خواتین کو دورانِ کام اپنے بچوں کی دیکھ بھال میں آسانی ہو۔ صوبائی وزیر شاہینہ شیر علی نے کہا کہ سندھ حکومت خواتین کو تحفظ کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع فراہم کرنے پر بھی کام کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ ترقی نسواں کے تحت 954 ملین روپے کے 8 ترقیاتی منصوبے زیر تعمیر ہیں، جن پر کام کی رفتار تیز کی جا رہی ہے۔ چیف سیکریٹری سندھ نے محکمہ ترقی نسواں کے منصوبوں کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تاخیر کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ ہنرمند خواتین کی مدد کے لئے محکمہ ترقی نسواں کو مطلوبہ فنڈز فراہم کئے جائیں گے، انہونے مزید کہا کہ یہ اقدامات سندھ حکومت کی جانب سے خواتین کو بااختیار بنانے اور انہیں معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کرنے کے لئے فراہم کی جانے والی سہولیات کی طرف ایک اہم قدم ہیں۔

بقیہ نمبر 2

کے مسلمانوں کو حیات باوقار کے تین اصول دیئے: اتحاد تنظیم اور یقین محکم، جن کی بنیاد پر پاکستان کو ان کے افکار کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے۔ جو لوگ قائداعظم کی ڈھاکا میں اردو کو قومی زبان قرار دینے پر تنقید کرتے ہیں انہیں سمجھنا چاہیے کہ تقسیم ہند سے قبل بنگال کے کئی شعرا اور سیاست دانوں نے اردو کو ملت کی زبان قرار دیا ہے۔ بھارت پہلے دن سے بنگال کو پاکستان سے الگ دیکھنے کا خواہش مند تھا اسی لیے وہ روز اول سے مسلسل سازشیں کرتا رہا۔ اردو مخاصمت کو ہوا دی اور بنگالیوں کو بھٹکایا۔ تاہم وقت نے ثابت کیا کہ قائداعظم برحق اور دور اندیش سیاست دان تھے کیوں کہ بھارتی اثر و رسوخ کی بدولت آج ہر دوسرا بنگالی اچھی ہندی بول اور سمجھ سکتا ہے۔ اس امر سے تو واضح ہو جاتا ہے کہ بنگالیوں کی اردو مخاصمت بے جا تھی۔ پاکستان میں آمروں نے خرابیاں پیدا کیں ہیں۔ اگر قائد کے فرمودات کے مطابق ملک میں جمہوریت رہتی تو پاکستان آج مضبوط و مستحکم ہوتا۔ ڈاکٹر رضوانہ انصاری صاحبہ نے کہا کہ معاشرے میں ہر سطح پر پھیلی افراتفری، بے ہنگم ترتیب و طرز عمل اخلاقی تربیت کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ صحت مند معاشروں میں لوگوں کی اخلاقی تربیت کا روز اول سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسکول سے ہی بچوں کو معاشرتی اخلاق کا درس دیا جاتا ہے۔ بچپن سے جب بچوں کے ذہن میں مثبت باتیں ڈالی جاتی ہیں جو بعد میں فطرت ثانیہ بن جاتی ہیں۔ نصاب میں بچوں کو شروع سے قومی وحدانیت کے تصور سے روشناس کروانا چاہیے۔

بقیہ نمبر 3

ریکارڈ ہوا جبکہ جناح ٹرمینل پر سب سے کم 8.9 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق گلستان جوہر 10.5، شارع فیصل پر درجہ حرارت 11.5، ماڑی پور میں 12.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شہر میں اس وقت موسم سرد اور خشک ہے، آج دن بھر درجہ حرارت 27 ڈگری سینٹی گریڈ تک جانے کا امکان ہے گزشتہ روز دن کے اوقات میں درجہ حرارت 27 ڈگری ریکارڈ ہوا تھا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق کراچی میں شمال مشرق سمت سے 7 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چل رہی ہے جبکہ ہوا میں نمی کا تناسب 50 فیصد ہے۔

بقیہ نمبر 4

بھی خرید سکیں، طلبا کی کثیر تعداد نے قرآن پاک اور سیرت نبوی ﷺ سمیت دینی مذہبی اور نصابی کتابوں کی خریداری کی، اساتذہ نے چیئر مین رضوان عبدالسمیع کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسی سرگرمیوں سے طلبا و طالبات میں نا صرف علم حاصل کرنے کا اشتیاق بڑھتا ہے بلکہ انکی ذہنی نشونما بھی ہوتی ہے ایسی سرگرمیاں ہوتی رہنی چاہئیں، تمام اساتذہ بالخصوص تمام طلبا اس امر کیلئے چیئر مین رضوان عبدالسمیع کے مشکور ہیں۔

بقیہ نمبر 5

ممبران کے ساتھ ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی، اجلاس میں مخصوص نشستوں پر کے ایم سی کونسل میں منتخب ہونے والی خواتین ممبران بھی شریک تھیں، اس موقع پر یوسی چیئرمینز اور سٹی کونسل کے دیگر اراکین نے میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب کو اپنے علاقوں میں عوام کو درپیش مسائل سے آگاہ کیا، اور انہیں جلد از جلد حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا، میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے انہیں یقین دلایا کہ کراچی کے مختلف علاقوں میں جتنے بھی مسائل ہیں انہیں تیزی سے حل کرنے کی پالیسی اپنائی گئی ہے اور تمام ترقیاتی کام شفاف انداز میں کئے جا رہے ہیں، شہریوں کی فوری ضروریات کو ترجیح دیتے ہوئے ان کاموں کو اولیت دی ہے جن سے جلد از جلد انہیں سہولت مل سکے، انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنے منشور کے مطابق شہریوں کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کو مشاورت کے عمل میں شامل رکھا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ پانی و سیوریج اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت بنیادی مسائل ہیں لہٰذا کے ایم سی میں اختیارات سنبھالنے کے فوراً بعد ہم نے ان مسائل پر ترجیحی بنیادوں پر توجہ دی اور کراچی کے شہری خود اس کے گواہ ہیں کہ ان کے دیرینہ مسائل کو کے ایم سی کی موجودہ قیادت ہی حل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے، تعمیر و ترقی کا یہ سفر اسی طرح جاری رہے گا، انہوں نے یوسی چیئرمینز سے کہا کہ اپنے حلقے کے عوام کے ساتھ رابطوں کو مزید بڑھائیں اور جو بھی مسائل ہیں ان سے فوری آگاہ کرتے رہیں تاکہ ان کے حل کے لیے بلا تاخیر اقدامات کئے جاسکیں۔

بقیہ نمبر 6

مرتب کرنا اور ڈونر ایجنسیوں کی شمولیت کو ممکن بنانا تھا۔ اپنے دورے کے دوران محترمہ انیلا سردار نے *سید کاشف سلیم، اسسٹنٹ ڈائریکٹر پی بی ایم سے ملاقات کی۔ اجلاس کا اہم ایجنڈا پاکستان بیت المال کے منصوبوں کی **اپ گریڈیشن *اور *ترقی * کے لیے تجاویز پیش کرنا تھا۔ محترمہ انیلا سردار نے مختلف مراکز کا دورہ کیا جن میں شامل ہیں: * -اسکول برائے بحالی محنت کش بچوں اور یتیموں، جہاں انہوں نے **ٹیچر انچارج محترمہ زاہدہ حمید * کا انٹرویو لیا اور منصوبے کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔* -ویمن ایمپاورمنٹ سینٹر، جہاں انہوں نے **انسٹرکٹر انچارج محترمہ بشریٰ بانو * سے ملاقات کی اور تربیت حاصل کرنے والی خواتین سے فیڈ بیک حاصل کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تربیت مکمل کرنے کے بعد خواتین کے لیے *روزگار کے مواقع *پیدا کیے جائیں اور انہیں *مالی معاونت * فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر کے خود کفیل بن سکیں اور ملکی معیشت میں مثبت کردار ادا کریں۔ یہ دورہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ پاکستان بیت المال کے منصوبے مؤثر طریقے سے غریب طبقے کی خدمت کر رہے ہیں اور ڈونر ایجنسیوں کے تعاون سے ان میں مزید بہتری لائی جاسکتی ہے!

بقیہ نمبر 7

، انسانی حقوق کے علمبرداروں اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آغا فخر حسین ڈائریکٹر ہیومن رائٹس حکومت سندھ نے کمزور کمیونٹیز بالخصوص خصوصی افراد اور حادثے کا شکار افراد کے لیے وقار، مساوات اور انصاف کو فروغ دینے میں عدلیہ کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے ان گروہوں کو انصاف تک رسائی میں درپیش نظامی چیلنجوں پر روشنی ڈالی اور عدالتی افسران کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے فیصلوں میں انصاف اور مساوات کو یقینی بنانے کے لیے جامع اور معاشرے کے کمزور طبقات کے لئے حساس طرز عمل اختیار کریں۔ تقریب کے اختتام پر تقریب کے شرکا جوڈیشل مجسٹریٹس اور دیگر میں اسناد اور شیلڈز تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر مہمان اعزازی آغا فخر حسین کو بھی انسانی حقوق کی آگاہی میں گراں قدر خدمات پر شیلڈ بھی پیش کی گئی۔ پروگرام کا اختتام سندھ جوڈیشل اکیڈمی کے ایک جامع عدالتی نظام کو فروغ دینے اور مستقبل میں صلاحیت سازی کے اس طرح کے اقدامات کو جاری رکھنے کے عزم کے اعادہ کے ساتھ ہوا۔

بقیہ نمبر 8

قومی ریکارڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا، پالیسی کے تحت فی اسٹارٹ اپ ایک کروڑ روپے تک گرانٹ دی جائے گی۔ دستاویز کے مطابق سیمی کنڈکٹر کمپنیوں کی رجسٹریشن آسان اور فیسوں میں کمی کی جائے گی، 2030 تک 30 ہزار افراد کو سیمی کنڈکٹر کے شعبے میں ہنرمند بنایا جائے، 2030 تک 55 اور 2045 تک 70 اسٹارٹ اپس کو فروغ دیا جائے گا۔ دستاویز کے مطابق 6 سال میں 10 غیر ملکی چپ ڈیزائن سینٹرز کے قیام میں معاونت کی جائے گی، 2030 تک 5 فیصد اور 2035 تک 15 فیصد مقامی چپس ڈیزائن کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

بقیہ نمبر 9

کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے پالیسی ریٹ میں 200 بیسز پوائنٹس کی کمی خوش آئند ہے، شرح سود میں مزید کمی کی گنجائش ہے۔ مرکزی بینک کی جانب سے شرح سود میں 2 فیصد کمی کے اعلان پر عاطف اکرام شیخ نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مانیٹری پالیسی کے اگلے اعلان میں 400 بیسز پوائنٹس کی کمی ہو سکتی ہے، گزشتہ چھ ماہ میں پالیسی ریٹ میں 9 فیصد کی کمی ہوئی ہے۔ عاطف اکرام شیخ کا کہنا تھا کہ پالیسی ریٹ میں کمی سے معاشی ترقی میں اضافہ ہوگا، سرمایہ کاری، برآمدات سمیت کرنسی سرکولیشن میں بھی اضافہ ہوگا۔ صدر ایف پی سی سی آئی نے مزید کہا کہ شرح سود میں کمی سے حکومتی اندرونی قرضوں میں بھی بڑی کمی ہوگی، حکومت کی جانب سے آئی پی پیز سے معاہدوں کی منسوخی بھی اہم قدم ہے۔ دوسری جانب ایف پی سی سی آئی کے سینئر نائب صدر ثاقب فیاض مگوں کا کہنا تھا کہ پالیسی ریٹ کو سنگل ڈیجٹ کرنے سے معاشی ترقی اور کاروباری سرگرمیاں بڑھیں گیں۔ سینئر نائب صدر نے کہا کہ کاروباری سرگرمیوں میں اضافے سے برآمدات میں اضافہ ہوگا جب کہ بزنس کمیونٹی معاشی بہتری کے لئے کئے گئے تمام حکومتی فیصلوں کی مکمل حمایت کرے گی۔

بقیہ نمبر 10

سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہی، انہوں کہا کہ معاشرتی سدھار اور کسی بھی شعبے کی شخصیات پولیس کا مورال بلند کر کے حوصلے بڑھانے کیلئے کارکردگی پر سراہنے کیلئے دیگر فرض شناس اور عوام دوست پولیس افسران کی ہمت جواں رکھنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے، اس موقع پر SHO ندیم احمد نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان صورتحال بحال رکھنے کیلئے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے، انہوں نے کہا کہ گلبہار تھانے کے پولیس افسران و ملازمان عوام کی خدمت کیلئے ہمیشہ مستعد اور فعال رہتے ہیں، اس موقع پر سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی کے مرکزی صدر اورنگزیب شہزاد، ضلع وسطی کے نائب صدر ناظم انصاری، جوائنٹ سیکریٹری محمد فیضان علوی، انفارمیشن سیکریٹری محمد عثمان، رکن گورننگ باڈی یوسف بھٹی اور روزنامہ ضمانت کراچی کے رپورٹر محمد علی شاہ بھی ہمراہ تھے، سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی ضلع وسطی کے وفد نے اسٹیشن ہاؤس رضویہ تھانہ وقار قیصر سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران بات چیت کرتے ہوئے وقار قیصر نے کہا کہ عوام میں احساس تحفظ اور پرسکون زندگی کی فراہمی کیلئے پولیس رات دن کوشاں ہے، قبل ازیں سٹی یونین آف جرنلسٹس کراچی ضلع وسطی کی جانب سے ندیم احمد اور وقار قیصر کی کارکردگی کو قابل ستائش قرار دیتے ہوئے ایوارڈز اور سندھ کا روایتی تحفہ اجرکیں پیش کیں

بقیہ نمبر 11

اور وسیع تر قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک کے ساتھ طبی اور قانونی طریقوں کا مربوط انداز میں اطلاق کیا جائے، ماہرین نے یہ باتیں اوجھا کیمپس میں ڈاؤ یونیورسٹی کے فرانزک ڈپارٹمنٹ کے زیر انتظام پروفیشنل ڈویلپمنٹ سینٹر میں پاکستان میں میڈیکولیگل سسٹم سے متعلق سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے کہیں جبکہ لاہور کی میڈیکو لیگل سرجن ڈاکٹر فرحت سلطانہ نے کلیدی خطاب کی، اس موقع پر وائس پرنسپل ڈی آئی ایم سی اور فرانزک میڈیسن کی چیئرپرسن ڈاکٹر رملہ ناز، اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر مہرین فاطمہ، میڈیکولیگل سرجن ڈاکٹر فرحت سلطانہ، لیاقت نیشنل میڈیکل کالج شعبہ فرانزک میڈیسن کے سربراہ پروفیسر مکرم علی، لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کے پروفیسر ڈاکٹر وحید ناہیوں، جھالا وان میڈیکل کالج کے شعبہ فرانزک کے سربراہ ڈاکٹر مراد ظفر مری، اسسٹنٹ پولیس سرجن کراچی ڈاکٹر سری چند و دیگر نے خطاب کیا، لاہور کی میڈیکو لیگل سرجن ڈاکٹر فرحت سلطانہ نے پاکستان سمیت دنیا بھر کے مختلف میڈیکو لیگل سسٹمز کا جائزہ پیش کیا، انہوں نے پنجاب میں رائج تھری ٹیئر میڈیکولیگل سسٹم سے متعلق بتایا جو پرائمری، سیکنڈری اور ٹرشری ہیلتھ کیئر اداروں میں موجود ہے

بقیہ نمبر 12

میں موجود تھی۔ ثروت اعجاز قادری نے اے پی ایس کے شہدا سے اظہار عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم سلام پیش کرتی ہے شہدائے اے پی ایس کے اہلخانہ کو جنہوں نے اتنا گہرا زخم کھانے کے بعد بھی اف تک نہ کی۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں۔ آج بھی سانحہ اے پی ایس کے شہدا ہمارے درمیان موجود ہوں گے۔ تعلیم ہر انسان کو شعور دیتی ہے۔ ملک میں تعلیم کے فروغ سے دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سانحہ اے پی ایس کے معصوم پھولوں نے قربانی دے کر یہ ثابت کر دیا کہ ہم کسی سے کم نہیں۔ ثروت اعجاز قادری کا مزید کہنا تھا کہ سانحہ اے پی ایس نے پوری قوم کو دہشتگردی کے خلاف متحد کیا۔ دہشتگردوں نے اے پی ایس میں معصوم بچوں پر جس درندگی سے گولیاں برسائی اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اے پی ایس کے شہدا کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ انشااللہ تعالیٰ ملک سے دہشتگردی کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔ ملک سے دہشتگردی کے خاتمے کے لیے ہماری مسلح افواج کی کاروائیاں جاری ہیں اور سینکڑوں دہشتگردوں کو اب تک جہنم واصل کر چکی ہے۔ ہماری پاک افواج کے جوانوں نے کبھی اپنی جان کی پرواہ نہیں کی ملک کے دشمنوں کو ہمیشہ کیفر کردار تک پہنچایا ہے۔ پوری قوم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہدائے اے پی ایس اور ہماری مسلح افواج کے شہدا کے درجات بلند فرمائے اور شہدا کے اہلخانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

بقیہ نمبر 13

وزارت تعلیم کا قلمدان لینے سے شائد وزیر تعلیم اصل حقائق سے آگاہی حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ انہوں نے کہا کہ 10 سرکاری وفاقات میں سے وفاق کے سربراہ کے سرکاری فنڈ ملنے کے اعتراف اور صدر مملکت کے اعتراضات سامنے آنے سے بہت سے راز فاش ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن علما کرام نے عارضی منفعت کیلئے اپنے اپنے مادر علمی اور اساتذہ کرام کے خلاف حکمرانوں کے آلہ کار بن کر بے سروپا بیانات دینے سے گریز نہیں کیا اب بھی وقت ہے وہ پاکستان کے جمہور علما کرام کا مقابلہ چھوڑ کر معذرت کر لیں ورنہ جمہور علما کرام کی صف میں شگاف ڈالنے پر انکا انجام عبرت ناک ہوگا۔ قاری محمد عثمان نے کہا کہ 26 ویں آئینی ترمیم پر اتفاق رائے پیدا کرنے اور متفقہ ڈرافٹ تیار کرنے کی نگرانی کرنے والے صدر مملکت کس دباؤ میں آ کر سب کچھ بھول گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت، وزیراعظم پاکستان، پاکستان مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں محمد نواز شریف اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو کتنی بار آتے رہے؟ متفقہ ڈرافٹ کو سینیٹ اور قومی اسمبلی میں پیش کرنے اور پاس کرنے تک اعتراضات کہاں تھے؟ قاری محمد عثمان نے کہا کہ مولانا فضل الرحمٰن کے گھر تشریف لانے والے صدر مملکت آصف علی زرداری، وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف، مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں محمد نواز شریف اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو سمیت اتحادی جماعتوں کے وفود کو پورا پاکستان بلکہ بیرون ممالک میں بھی لوگ دیکھتے رہے، اس کے بعد اعتراضات کے نام پر حکومتی عزائم سامنے آنے اور علما کرام کو تقسیم کرنے کا بھونڈا عمل شروع کرنا بددیانتی کی انوکھی مثال ہے۔

بقیہ نمبر 14

ان کی حفاظت بھی کی جائے انھوں نے کہا کہ پودے لگانے کے بعد ان کی حفاظت کرنے کے لئے مسلسل نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے انھوں نے کہا کراچی انتظامیہ کی مون سون شجرکاری مہم میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد پودے لگائے گئے ان کی نگہداشت کے لئے خصوصی ہدایت دی گئی ہیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پودے بڑے ہوں انھوں نے کہا کہ مارچ تک کراچی انتظامیہ شجرکاری مہم زیادہ بھرپور طور پر مربوط طور پر مہم شروع کرے گی محکمہ جنگلات دیگر سرکاری ادارے غیر سرکاری تنظیمیں بنکوں کی انتظامیہ اور دیگر غیر سرکاری ادارے حصہ لے رہے ہیں اداروں نے کمشنر آفس میں منعقدہ حالیہ اجلاس میں تعاون کا یقین دلایا ہے انھوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ شجرکاری کی حکومت اور اداروں کی کوششوں کو کامیاب بنانے میں تعاون کریں اپنا کردار ادا کریں

بقیہ نمبر 15

تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں اور ملک کا نام روشن کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے لانڈھی ٹاؤن کی یوسی 3 کے تحت حسن آباد پارک کے ایریا کورنگی میں میٹرک میں A1 اور A گریڈ حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو ایوارڈز دینے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب سے امیر جماعت اسلامی ضلع کورنگی مرزا فرحان بیگ، لانڈھی ٹاؤن کے چیئرمین عبد الجمیل، یوسی چیئرمین یوسی 3 نادر علی خان لودھی، ماہر تعلیم عظیم صدیقی نے بھی خطاب کیا۔ تقریب میں طلبہ و طالبات کے والدین سمیت علاقہ مکینوں کی بڑی تعداد نے بھی شرکت کی۔ تقریب میں طلبہ و طالبات میں ایوارڈز، سرٹیفکیٹ اور لیپ ٹاپ بھی تقسیم کیے گئے، اس موقع پر سکریٹری ضلع نوید اختر، میمن انڈسٹری اینڈ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے سلمان شہزاد، میمن انسٹیٹیوٹ فی میل ونگ کی پرنسپل زرین اقبال و دیگر بھی موجود تھے۔ منعم ظفر خان نے مزید کہا کہ ڈیڑھ سال کے مختصر وقت میں ہم نے کراچی میں 120 پارکوں کا افتتاح کیا، کھیلوں کے میدان آباد کیے اور 32 اسکولوں کی حالت بہتر کی۔ نعمت اللہ خان ایڈوکیٹ کے دور میں تعلیم کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور 4 سال میں 32 نئے کالجز بنائے، آج بھی ہم نے اپنے 9 ٹاؤنز میں تعلیم کے فروغ اور سرکاری اسکولوں کی حالت اور معیار تعلیم میں بہتری کو ترجیح بنایا ہوا ہے۔ ہمارے ٹاؤن چیئرمینوں کی کوششوں سے ٹاؤنز میں موجود سرکاری اسکولوں کی رجسٹریشن میں اضافہ ہوا ہے۔

بقیہ نمبر 16

چیئرمین پورٹ قاسم اتھارٹی ریئر ایڈمرل (ریٹائرڈ) سید معظم الیاس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ کاروباری شخصیت عبدالرحیم جانو عملی طور پر اللہ تعالیٰ کی عطا سے آنکھوں کے مریضوں کی خدمت کر رہے ہیں جو کہ قابل تعریف ہیں۔ عبدالرحیم جانو کاروباری شعبے کے ساتھ ساتھ سماجی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں حکومتی سطح پر انکی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیراعظم اور سابق چیئرمین سینیٹ محمد میاں سومرو نے عبدالرحیم جانو کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جانو فیملی اپنی مدد آپ کے تحت بابا فرید فری آئی کیمپ کا انعقاد گزشتہ عرصہ دراز سے وقتاً فوقتاً جیکب آباد، پاک پتن اور ملک کے مختلف شہروں میں باقاعدگی سے کر رہی ہیں جو کہ قابل صد افتخار ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز سماجی و کاروباری شخصیت رفیق سلیمان نے شرکائے تقریب کو عبدالرحیم جانو کی سماجی و کاروباری خدمات سے آگاہ کیا۔ تقریب میں ممتاز کاروباری شخصیات بشیر جان محمد، رفیق سلیمان، جاوید جیلانی، اختر یونس عرفا، آصف اسماعیل، اقبال اڈوانی، اختر اسماعیل، آصف پولانی، عبد القادر کارگو، ندیم پولانی، زیشان لوھیا، مقصود موتی والا، جاوید اقبال، عرفان ویانی، فیصل انیس، اویس جانگڑا، محمد علی ڈیری والا، محمد اکبر، عارف علی خان و دیگر موجود تھے۔ چیئرمین پورٹ قاسم اتھارٹی ریئر ایڈمرل (ریٹائرڈ) سید معظم الیاس کو انکی خدمات پر عبدالرحیم جانو، سابق صدر ڈاکٹر عارف علوی، سابق چیئرمین سینیٹ محمد میاں سومرو شیلڈ پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر جاوید جیلانی، رفیق سلیمان و دیگر بھی موجود ہیں۔

بقیہ نمبر 17

تھا۔ 200 بیسس پوائنٹس کی کمی کے ساتھ پالیسی ریٹ اب 13 فیصد ہے جو کہ ابھی بھی بہت زیادہ ہے لہٰذا پالیسی ریٹ میں مزید نمایاں کمی انتہائی ضروری ہے جو کہ خطے اور دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ ہم آہنگ ہو جو 5 سے 7 فیصد کے درمیان ہے۔ انہوں نے بھارت، ویتنام اور بنگلہ دیش کی پالیسی ریٹ کا حوالہ دیا جہاں شرح سود بالترتیب 6.5 فیصد، 4.5 فیصد اور 10 فیصد ہے۔ صدر کے سی سی آئی نے اس بات پر زور دیا کہ تاجر برادری شرح سود کو سنگل ڈیجٹ پر دیکھنا چاہتی ہے کیونکہ اس سے قرض لینے کی حوصلہ افزائی ہوگی

بقیہ نمبر 18

ہمراہ مارننگ پروگرام داخلے برائے سال 2025ء کی داخلہ فیسیں جمع کرانے اور دستاویزات کی جانچ پڑتال کے لئے جمنازیم ہال جامعہ کراچی میں قائم کاؤنٹرز کا دورہ کیا۔ وائس چانسلر نے دورے کے دوران طلبہ اور ان کے والدین سے فراہم کردہ سہولیات سے متعلق گفتگو کی جس پر والدین و طلباء نے تمام انتظامات کو سراہتے ہوئے بتایا کہ داخلوں کے حوالے سے رہنمائی کے علاوہ مشاورت کے لئے بھی جامعہ کا با اخلاق عملہ موجود ہے یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر صائمہ اختر نے شیخ الجامعہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی کو بتایا کہ طلبا و طالبات کی سہولت کے لئے 30 کاؤنٹرز قائم کئے گئے ہیں جہاں فارم کے حصول سے لے کر جمنازیم ہال ہی میں "قائم بینک" کاؤنٹر میں فیس جمع کروانے تک تمام مراحل بحسن و خوبی طے کئے جا رہے تھے۔ مذکورہ داخلہ کیمپ میں بیک وقت 20 اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے 30 اہلکار ہمہ وقت طلبہ کی رہنمائی میں مصروف رہتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک خصوصی مددگار کیمپ ان طلباء اور والدین کے لئے قائم کیا گیا ہے جنہیں خصوصی طور پر رہنمائی و مشاورت درکار تھی۔ علاوہ ازیں اسٹوڈنٹس ایڈمیشنز فنڈ (ایس اے ایف) کاؤنٹر سے مستحق طلبہ کی کثیر تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ یہ فنڈ ایسے طلبا و طالبات کے لئے قائم کیا گیا ہے جو اعلیٰ تعلیم کا حصول چاہتے ہیں لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے فیس دینے سے قاصر ہیں ان طلبا و طالبات کی دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد مذکورہ فنڈ سے ان کی فیس کی ادائیگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

بقیہ نمبر 19

بارہویں جماعت کی تمام فیکلٹیز بشمول سائنس، ہیومینیٹیز، کامرس، جنرل گروپ، پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے لیے آغاز سے لے کر 75 فیصد سلیبس تک سے امتحانات لیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں تمام تعلیمی اداروں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ موسم سرما کی تعطیلات سے قبل تمام مضامین کا 50 فیصد سلیبس مکمل کرا دیں جبکہ موسم سرما کی تعطیلات کے بعد باقی ماندہ آدھے سلیبس میں سے صرف 50 فیصد کی تدریس ہوگی اور پورے سیشن 2024/25 میں کل سلیبس کا 75 فیصد پڑھایا جائے گا اور اسی سے امتحانات بھی لیے جائیں گے۔ واضح رہے کہ یہ فیصلہ 28 نومبر کو منعقدہ اسٹیئرنگ کمیٹی کی سب کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا تھا فیصلے میں کہا گیا تھا کہ چونکہ آئندہ تعلیمی سیشن 2025/26 اب یکم اگست کے بجائے یکم اپریل سے شروع ہونا ہے جبکہ میٹرک کے امتحانات 15 مارچ اور انٹر کے 15 اپریل سے شروع ہونے ہیں اور اس وجہ سے سلیبس کو مختصر کیا جا رہا ہے۔

بقیہ نمبر 20

اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ سیاسی مفادات اور تنازعات نے بھی شہر کے امن و امان کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ شہر کا امن بحال کرنے کے لئے اور کراچی کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے حکومت، قانون نافذ کرنے والے ادارے، اور عوام مل کر کام کریں۔ بغیر کسی سیاسی یا سماجی دباؤ کے قانون کا نفاذ کیا جائے۔ بے روزگاری اور غربت کو کم کرنے کے لیے حکومتی سطح پر ٹھوس اقدامات کیے جائیں، تاکہ لوگ جرائم کی طرف راغب نہ ہوں۔ شہر میں سی سی ٹی وی کیمرے، ایمرجنسی لائنز، اور جدید ڈیٹا بیس کے نظام کو مزید بہتر بنایا جائے تاکہ مجرموں کو ٹریک اور پکڑا جا سکے۔ پولیس کو غیر سیاسی بنایا جائے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ کام کر سکیں۔ پولیس ڈپارٹمنٹ کو کالی بھیڑوں سے پاک کیا جائے۔ سندھ پولیس کو نہ صرف جدید ساز و سامان اور سہولیات بلکہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا احترام اور وقار کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے مناسب تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار قانون اور آئین کی پاسداری نہیں کریں گے شہر میں امن کا قیام اور جرائم کا خاتمہ ناممکن ہے۔

بقیہ نمبر 21

زونگ فورجی کے ملازمین کی لگن اور عزم کا اظہار کرنا تھا۔ پاکستان کا ڈیجیٹل منظرنامہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے ایسے میں صارفین اب معیاری حل سے بھی زیادہ کی طلب کرتے ہیں۔ وہ اپنی منفرد ضروریات کو پورا کرنے والے ذاتی نوعیت کے تجربات کی تلاش میں ہیں۔ اس تقریب نے اپنی ثقافت کے بنیادی ستون کے طور پر کسٹمر کے تجربے کو ترجیح دینے کے لیے زونگ فورجی کے مشن کو تقویت دی ہے۔ اس موقع پر زونگ کے پورٹ فولیو آف سروسز، جدید ٹیکنالوجیز اور انٹرپرائز سلوشنز سے منسلک کرنے کے لیے کارپوریٹ کسٹمرز اور زونگ فورجی کے ملازمین کو ایک جگہ اکٹھا کیا گیا۔ یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران اور طلباء کو بھی تقریب میں زونگ کے پروڈکٹ پورٹ فولیو کے ڈسپلے دیکھنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں زونگ کے جدید ترین نیٹ ورک انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، مصنوعات، ویلیو ایڈڈ سروسز، کارپوریٹ اینڈ انٹرپرائز سلوشنز، انٹرنیشنل بزنس وغیرہ کی انٹرایکٹو نمائش کی گئی جس میں بتایا گیا کہ زونگ فورجی، بے مثال اور معیاری سروسز فراہم کرنے کے لیے اپنے لوگوں، سسٹم اور ٹیکنالوجی سے کس طرح فائدہ اٹھاتا ہے۔ یہ اقدام اہداف پر مبنی سرگرمیوں کی ایک سیریز کے ذریعے صارفین کی مصروفیت اور اطمینان کو بڑھانے کے لیے کمپنی کی کوششوں کا حصہ ہے۔ زونگ فورجی کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ فزیکل ہو یا ڈیجیٹل ہمیشہ اعتماد اور اطمینان کو تقویت دیتا ہے۔ کمپنی اپنے صارفین کو اس قابل بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ وہ جدید مصنوعات اور قابل اعتماد سروسز سے بآسانی لطف اندوز ہوسکیں۔ زونگ فورجی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر ہوو جونلی نے تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ، "زونگ فورجی میں ہم ٹیلی کام سروسز فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ زندگی کو مزید آسان اور مربوط بنانے والے تجربات بھی کر رہے ہیں۔ ہمارا کیا گیا ہر فیصلہ، ہماری ڈیزائن کی گئی ہر پروڈکٹ اور ہماری جانب سے دی گئی ہر سروس کا مقصد صارفین کے اطمینان کو بڑھانا ہے۔ زونگ فورجی پاکستان میں صارفین کے تجربے کا بہتر مستقبل تشکیل دینے کی راہ پر گامزن ہے۔" یہ تقریب اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ زونگ فورجی بہترین سروسز فراہم کرنے والی کمپنی ہے جو صارفین کی غیر متزلزل توجہ اور ٹیکنیکل ترقی کے ذریعے پاکستان کی ڈیجیٹل کنیکٹیوٹی کا بہتر مستقبل تشکیل دینے کے لیے پرعزم ہے۔

بقیہ نمبر 22

پاکستان میں الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت کی ترقی کے لیے سفارشات تیار کر لیے گئے جن میں ای وی ایم انڈسٹری کی ترقی کے لیے جامع حکمت عملی تیار کی گئی ہے۔ رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ 2030 تک پاکستان میں فروخت ہونے والی 10 فیصد نئی فور وہیلر گاڑیاں اور 25 فیصد موٹر سائیکل اور رکشے الیکٹرک ہونے چاہیے، یقینی بنایا جائے کہ 2035 تک ملک میں تیار ہونے والے 50 فیصد رکشا اور موٹر سائیکل الیکٹرک ہوں اور 2040 تک پاکستان میں آدھی فور وہیلر اور 75 فیصد تو یا تھری وہیلرز الیکٹرک ہونی چاہیے۔ پائیڈ نے تجویز دی ہے کہ الیکٹرک وہیکلز انڈسٹری میں استعمال ہونے والے پرزوں کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کم کی جائے۔ مقامی سطح پر الیکٹرک گاڑیاں اور ان کے پرزے تیار کیے جائیں تاکہ برآمدات میں اضافہ ہو اور 2040 تک تیار ہونے والی گاڑیوں اور پرزوں کا 50 فیصد برآمد کیا جائے۔ مقامی اور غیر ملکی کمپنیوں کے درمیان مشترکہ منصوبوں اور ٹیکنالوجی منتقلی کی سفارش کی گئی ہے تاکہ سرمایہ کاری اور مینوفیکچرنگ پاکستان میں لائی جا سکے۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس کی جانب سے اسٹیٹ بینک سے گرین فنانسنگ پلان تیار کرنے کی سفارش کی گئی ہے اس کا مقصد ای وہیکلز اور ان کے پرزوں کی تیاری اور موجودہ صنعت کی توسیع کے لیے مالی معاونت کی فراہمی ہے۔ رپورٹ میں تجویز کیا گیا ہے کہ ای وی ٹیکنالوجی میں تحقیق بڑھائی جائے تاکہ ای وہیکلز کی پیداواری لاگت میں کمی ہو، ای وی انڈسٹری کے لیے متوازن اور مؤثر پالیسی ملک کو پائیدار مستقبل کے لیے بنیاد فراہم کرے گی۔

بقیہ نمبر 23

سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ صدر کراچی پریس کلب سعید سربازی اور سیکریٹری شعیب احمد نے سالانہ فیملی گالا 2024 کی شاندار کامیابی پر تمام اراکین کا شکریہ ادا کیا، صدر کراچی پریس کلب سعید سربازی نے کہا کہ ہم نے اپنے دور میں اراکین کی بھرپور خدمت کی اور ہماری یہ کوشش رہی کہ ہم کراچی پریس کلب کے اراکین اور انکے اہل خانہ کے لئے ایسی سرگرمیاں منعقد کریں جس میں پوری فیملی شریک ہو اور فرصت کے لمحات ساتھ گزاریں، کراچی پریس کلب صحافیوں کا دوسرا گھر ہے اور ہمیں اپنے گھر کو آباد رکھنا ہے اور اس کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا ہے، وہ تمام اراکین اور کلب اسٹاف مبارکباد کے مستحق ہیں جنھوں نے اس میگا ایونٹ کو کامیاب بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا، سیکریٹری کراچی پریس کلب شعیب احمد نے کہا کہ کراچی پریس کلب کا فیملی گالا ایک تاریخی ایونٹ رہا جس میں ہزاروں کی تعداد میں صحافیوں اور انکے اہل خانہ نے شرکت کی، یہ اعزاز صرف کراچی پریس کلب کو ہی حاصل ہے کہ وہ اپنے اراکین اور انکے اہل خانہ کے لئے فیملی گالا جیسے یادگار ایونٹس کا انعقاد کرتا ہے، اراکین کے لئے صحت عامہ کی سہولیات سے لیکر تربیتی ورکشاپس، اسٹیٹ آف دی آرٹ گارڈن، فٹنس جم، ڈینٹل کلینک، جدید کمپیوٹر لیب، ڈیجیٹل اسٹوڈیو اور معیاری و ارزاں نرخ پر دستیاب کھانے و باربی کیو کی سہولیات کی فراہمی کراچی پریس کلب کی گورننگ باڈی کا طرہ امتیاز ہے، ہم کراچی پریس کلب کے فیملی گالا ایونٹ کو کامیاب بنانے پر اپنے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہیں، تمام رضاکاروں اور کلب اسٹاف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ریکارڈ اسپانسر شپ کرنے پر اپنے تمام اسپانسرز اور اسپانسر کمیٹی کا بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں، بعد ازاں صدر کراچی پریس کلب سعید سربازی، سیکریٹری کراچی پریس کلب شعیب احمد، کے یو جے کے صدر طاہر حسن خان، حامد الرحمٰن، کے یو جے کے جنرل سیکریٹری سید نبیل اختر، لیاقت علی خان، پی ایف یو جے کے سیکریٹری جنرل اے ایچ خانزادہ، سابق صدر امتیاز خان فاران، سابق سیکریٹری مقصود یوسفی، جوائنٹ سیکریٹری کراچی پریس کلب محمد منصف اور دیگر عہدیداران نے اراکین سے خطاب کیا اور والنٹیئرز و کلب اسٹاف میں تعریفی اسناد اور تحائف تقسیم کئے۔

بقیہ نمبر 24

اس بار کرپٹ عناصر 'لینڈ مافیا' پکے کے ڈاکوؤں کا حقیقی احتساب ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو تاش کے پتوں کو کتنا بھی پھینٹ لیا جائے وہ باون کے باون رہتے ہیں۔ عادل کراچی والا کنوینر تحریک سوچ کراچی

بقیہ نمبر 25

سمندری تعاون کے فروغ کیلئے پرعزم ہے۔ سمندر سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلئے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ آصف زرداری نے کہا کہ ماحولیاتی تبدیلی، آلودگی اور ماحولیاتی نظام کی تنزلی جیسے مسائل کو حل کرنا ہوگا۔ پاکستان بحری شعبے میں تعاون کے فروغ کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ شراکت کا خواہاں ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ مستقبل کی عالمی معاشی ترقی مشرقی ممالک پر منحصر کرے گی۔ دنیا کی بڑی آبادی چین اور ہمارے خطے کے دیگر ممالک میں رہتی ہے۔ صدر مملکت نے ویڈیو خطاب میں بحر ہند میں امن، ترقی اور پائیداری کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاک۔ چین اقتصادی راہداری کے تحت گوادر پورٹ کو ترقی دی جا رہی ہے۔ گوادر پورٹ کو علاقائی روابط کے مرکز میں بدلا جا رہا ہے۔ گوادر بندرگاہ سے تجارت اور سمندری اقتصادی ترقی کو فروغ حاصل ہوگا۔ صدر مملکت نے پاکستان کی بلیو اکانومی کی ترقی کیلئے پاکستان کی کوششوں کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے نیشنل میری ٹائم پالیسی متعارف کرائی۔ پاکستان میں پائیدار ماہی گیری، سمندری تحفظ کیلئے اقدامات کیے گئے۔ آصف زرداری نے کہا کہ لیونگ انڈس پروجیکٹ جیسے منصوبوں کا مقصد ماحولیاتی نظام کا تحفظ، آلودگی کا مقابلہ کرنا ہے۔ صدر مملکت نے فورم کے اہداف میں پائیدار ترقی پر توجہ دینے پر چین کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ فورم کے ایجنڈے میں استعداد کار میں اضافہ، جزائر کی شمولیت خوش آئند ہے۔

بقیہ نمبر 26

ہم وی پی این بلاک کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کریں گے، موبائل نمبر پر بھی وی پی این رجسٹریشن کی اجازت دے دی ہے۔ پی ٹی اے نے اپنی سالانہ ڈیجیٹل رپورٹ پیش کر دی جو کہ ڈی جی کمرشل عارف سرگانہ نے پریس بریفنگ میں پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اکنامک چیلنجز کے باوجود ہمارے ٹیلی کام سیکٹر میں 17 فیصد اضافہ ہوا ہے، سائبر سیکیورٹی کے حوالے سے ہم دنیا کے بہترین 40 ممالک کی فہرست میں شامل ہیں، ڈیجیٹل انکلوژن میں خواتین بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ چیئرمین پی ٹی اے لیفٹیننٹ جنرل (ر) حفیظ الرحمان نے پریس بریفنگ میں کہا کہ آج تک کوئی وی پی این بلاک نہیں کیا، میں نے اسمبلی میں کہا تھا ہم وی پی این بلاک کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کریں گے، موبائل نمبر پر بھی وی پی این رجسٹریشن کی اجازت دے دی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک میں رجسٹرڈ وی پی این کی تعداد 33 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، عدالتی احکامات پر یا حکومتی ہدایات پر سروسز بلاک کرتے ہیں جو وی پی این رجسٹرڈ ہو جاتا ہے اسے کسی قسم کی پرابلم نہیں آتی، فکس لائن پر ڈیٹا سروسز بند نہیں کرتے۔ چیئرمین پی ٹی اے کا مزید کہنا تھا کہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری صرف ٹیلی کام سیکٹر میں ہی کم نہیں رہی بلکہ مجموعی طور پر معیشت میں براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کم رہی ہے۔ پی ٹی اے حکام نے کہا کہ پی ٹی اے کے کوالٹی سروے میں جن کمپنیوں کی ناقص سروس ہوتی ہے انہیں جرمانے کیے جاتے ہیں، اب تک چھ کروڑ اسی لاکھ روپے کے لگ بھگ جرمانے عاید کیے جا چکے ہیں البتہ جرمانوں کی رقم کی ریکوری کم ہے کیونکہ اکثر کمپنیاں قانونی فورمز سے رجوع کر لیتی ہیں۔ پریس کانفرنس میں پی ٹی اے حکام نے کہا کہ آزاد جموں و کشمیر میں بھی ٹیلی کام کمپنیوں کی سروسز کے بارے میں سروے کیا جا رہا ہے، اب موبائل فون نمبرز پر بھی وی پی این رجسٹریشن کروائی جا سکتی ہے، اس کیلئے آئی پی کی ضرورت نہیں ہوتی صرف موبائل نمبر کی ضرورت ہوتی ہے، آئی پی ایڈریس تبدیل بھی ہوتے بھی رہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا ایسے رجسٹرڈ موبائل فونز کو وائٹ لسٹ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

بقیہ نمبر 27

یونان میں کشتی الٹنے کے واقعے میں یونانی حکام کے مطابق 4 پاکستانی جاں بحق ہوئے ہیں۔ ترجمان دفتر خارجہ نے بتایا کہ نے کہا کہ ہمارا مشن یونانی حکام سے رابطے میں ہے، مشن زندہ بچنے والوں کو سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ دفتر خارجہ کی ترجمان ممتاز زہرا بلوچ کے مطابق ہمارا مشن یونانی حکام کے ساتھ رابطے میں ہے، ہمارا مشن میتوں کو واپس لانے کیلئے بھی اقدامات کر رہا ہے۔

بقیہ نمبر 28

کو دوبارہ گرفتار نہ کرنے کا حکم دے دیا۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت نے پی ٹی آئی کے 57 گرفتار ورکرز کو رہا کیا جو جوڈیشل کمپلیکس سے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ اس کے علاوہ تھانہ کراچی کمپنی پولیس نے دو مقدمات میں گرفتار 95 ملزمان کو جج طاہر عباس سپرا کے روبرو پیش کیا، جس میں عدالت نے 9 ملزمان کو ڈسچارج جبکہ تین کا دو روزہ ریمانڈ منظور کیا۔ تھانہ کراچی کمپنی میں درج ایک اور کیس میں عدالت نے 8 ملزمان کو ڈسچارج کیا جبکہ 4 کم عمر سمیت 75 ملزمان کا تین روزہ جسمانی ریمانڈ منظور کر کے انہیں پولیس کے حوالے کر دیا۔ ملزمان کے وکیل انصر کیانی نے عدالت کو آگاہ کیا گیا کہ ریمانڈ پر بھیجے گئے 4 ملزمان کم عمر ہیں انکو بھی ڈسچارج کیا جائے، عدالت نے کم عمر بچوں کے حوالے سے پولیس سے فوری تفصیلات طلب کر لیں۔ جج نے پولیس کو ہدایت کی کہ 75 ملزمان میں شامل بچوں سے متعلق تفصیلات فوری فراہم کی جائیں۔ اس کے علاوہ تھانہ کوہسار پولیس کی جانب سے 33 ملزمان کو عدالت پیش کیا گیا۔ انسداد دہشتگردی کی عدالت نے 24 ملزمان کو مقدمے سے ڈسچارج کر دیا جس پر جج نے ملزمان کی ہتھکڑیاں کمرہ عدالت میں کھلوائیں اور انہیں دوبارہ گرفتار نہ کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے شریک 9 ملزمان کو جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا۔ ملزمان کے وکیل انصر کیانی نے عدالت کو بتایا کہ پولیس کی جانب سے ملزمان کو دوبارہ گرفتار کئے جانے کی اطلاعات ہیں۔ اس پر جج نے پولیس کو سختی سے ہدایت کی کہ کسی بھی ڈسچارج ملزم کو دوبارہ گرفتار نہ کیا جائے۔

بقیہ نمبر 29

ارشاد سوڈھر اور اسکول انتظامیہ موجود تھی۔ ویکسی نیشن مہم کے دوران پانچ سال سے کم عمر کے ایک کروڑ چھ لاکھ بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جائیں گے۔ مراد علی شاہ نے بتایا کہ 80 ہزار فرنٹ لائن ورکرز گھر گھر جائیں گے اور کوشش کریں گے کہ کوئی بچہ قطرے پینے سے رہ نہ جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ورکرز کی حفاظت کیلئے سندھ بھر میں 15 ہزار سیکیورٹی اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے صورتحال کی سنگینی پر بات کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال پاکستان میں 63 پولیو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں جن میں سے 17 سندھ میں ہیں۔ ماحولیاتی نمونوں کے تجزیے سے وائرس کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے جس کے باعث صورتحال بدستور نازک ہے۔ مراد علی شاہ نے نشاندہی کی کہ پاکستان اور افغانستان دنیا کے آخری دو ممالک رہ گئے ہیں جہاں یہ وبا اب تک موجود ہے۔ یہ مہم وائرس کو پھیلنے سے روکنے اور بچوں کو اس کے تباہ کن اثرات سے بچانے کیلئے اہم ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ چونکہ یہ سال کی آخری پولیو مہم ہے اس لیے کوشش کی جانی چاہیے کہ ہر بچے کو قطرے پلائے جائیں اور انہیں عمر بھر کی معذوری سے بچایا جائے۔ صوبائی کوآرڈینیٹر ای او سی ارشاد سوڈھر نے اس موقع پر کہا کہ جو بچے مہم کے دوران ویکسی نیشن سے رہ جائیں وہ ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے صحت تحفظ ہیلپ لائن 1166 سے مدد اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ واٹس ایپ نمبر 03467776546 پر بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ محکمہ صحت نے میڈیا، سماجی رہنماں اور مذہبی اسکالرز سے اپیل کی کہ وہ پولیو ویکسی نیشن کی اہمت سے متعلق آگاہی پیدا کریں اور سندھ، پاکستان اور دنیا کے پولیو فری مستقبل کو یقینی بنائیں۔ تقریب کے دوران سیکریٹری صحت ریحان بلوچ، کمشنر کراچی حسن نقوی، ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو اور دیگر افسران نے بھی بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ سندھ نے یاد دلایا کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے 1994 میں اپنی بیٹی بی بی آصفہ کو قطرے پلا کر انسداد پولیو مہم کا آغاز کیا تھا۔ پی ٹی آئی کی گزشتہ آٹھ ماہ کی سیاست کے بارے میں سوال پر مراد علی شاہ نے کہا کہ ان کا رویہ نہیں بدلا اور انہوں نے اپنی غلطیوں سے بالکل نہیں سیکھا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ پی ٹی آئی قیادت ایک شخص کیلئے پورے خیبر پختونخوا کے عوام کو داؤ پر نہ لگائے۔ این ایف سی ایوارڈ کے بارے میں سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا کہ آئین این ایف سی ایوارڈ میں تبدیلی کی اجازت نہیں دیتا۔ ایوارڈ کا اعلان ہر پانچ سال میں ہونا چاہیے لیکن بدقسمتی سے گزشتہ 15 سال سے نئے ایوارڈ کا اعلان نہیں ہوسکا۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب بھی نیا ایوارڈ بنے گا اس میں صوبوں کا حصہ بڑھے گا کم نہیں ہوگا۔ گورنر سندھ کی تبدیلی سے متعلق سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کے ساتھ اس سلسلے میں کوئی مشاورت نہیں کی گئی کیونکہ گورنر وفاق کے نمائندے ہیں اور وفاقی حکومت وزیر اعلیٰ کے ساتھ مشاورت کی پابند نہیں ہے۔ مراد علی شاہ نے کہا کہ ڈاکوں سے خالی ہونے والے علاقوں میں حکومت ترقیاتی کام کروا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے چیف سیکریٹری کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان علاقوں میں اسکول کھولیں اور سڑکیں بنائیں۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا کہ شکار پور، گھوٹکی اور کشمور کے علاقوں میں اغوا برائے تاوان کی وارداتیں واضح طور پر کم ہوگئی ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت ڈاکوں کا قلع قمع کرنے کیلئے پرعزم ہے۔ دریائے سندھ پر کینالوں کی تعمیر کے حوالے سے وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا کہ ان کی حکومت اور پارٹی کا اس معاملے پر دوٹوک موقف ہے۔ وفاقی حکومت نے منصوبے پر کوئی پیش رفت نہیں کی ہے۔۔۔

بقیہ نمبر 30

بھی ہماری ہے ہم اس پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے اپنی سربراہی میں نیشنل ڈیجیٹل کمیشن بنایا ہے جو 5 سال کا لائحہ عمل پیش کرے گا، ڈیجیٹل پاکستان کا بل آج قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا، بل جلد منظور ہونے کی امید ہے، بل کی منظوری کے بعد نیشنل ڈیجیٹل کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کمیشن کے سربراہ وزیراعظم ہوں گے، امید ہے اپوزیشن ڈیجیٹل پاکستان بل پر ساتھ دے گی، نیشنل ڈیجیٹل کمیشن کے ماتحت ڈیجیٹل اتھارٹی بنائی جائے گی، آنے والے برسوں میں پاکستان میں انٹرنیٹ کی رفتار بہتر ہوگی۔

بقیہ نمبر 31

کہ عدالتی حکم پر سرکاری وکیل کی موجودگی میں انکوائری رپورٹ اور فیصلے تک رسائی دیدی گئی تاہم انکوائری رپورٹ اور ججمنٹ کی کاپی فراہم نہیں کی گئی۔ انکوائری رپورٹ اور ججمنٹ دکھائی گئی جس کے نوٹس بنا لیے ہیں۔ نیوی حکام نے بورڈ آف انکوائری کی رپورٹ کو قومی سلامتی کا ایشو بتاتے ہوئے اس کی کاپی مجرمان کو فراہم کرنے سے انکار کیا تھا۔ عدالت نے سزائے موت پانے والے مجرمان کو ان سے متعلق ریکارڈ کی حد تک رسائی دینے کا حکم دیا تھا۔ نیوی کے پانچ اہلکاروں کو کورٹ مارشل کے ذریعے سزائے موت سنائی گئی تھی جس پر ہائی کورٹ نے عمل درآمد روک رکھا تھا۔

بقیہ نمبر 32

کے بعد ہم کوئی جواب دینے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ جن حالات میں پی ٹی آئی والے مذاکرات کی بات کر رہے ہیں تو دیکھنا ہوگا کہ 26 نومبر سے پہلے وہ کس زبان میں کر رہے تھے، ابھی بھی تحریک انصاف کی زبان کی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذاکرات کرنے ہوں تو زبان کو خاموش اور لہجے کو نرم رکھنا پڑتا ہے، حکومت سے مذاکرات کا آغاز بانی پی ٹی آئی کو کرنا چاہیے، بانی پی ٹی آئی کے علاوہ تحریک انصاف میں کسی کی حیثیت ہی نہیں ہے۔

بقیہ نمبر 33

پسندی کے خاتمے کے لیے بطور قوم ہمارا عزم غیر متزلزل ہے، قربانیوں، اصلاحات اور نیشنل ایکشن پلان جیسے اقدامات سے ہم نے دہشتگردی کے خلاف منظم پیش رفت کی۔ سینئر وزیر شرجیل انعام میمن نے کہا کہ ہمیں اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے پرامن اور محفوظ مستقبل کے لیے انتھک محنت جاری رکھنی ہوگی۔

بقیہ نمبر 34

ڈسٹرکٹ 5، کورنگی ڈسٹرکٹ 9، ملیر ڈسٹرکٹ 47، ساتھ ڈسٹرکٹ 6 اور ویسٹ کی 8 ڈسٹرکٹ میں ADP فنڈ سے جاری ترقیاتی کاموں کے بارے میں فرداً فرداً ایگزیکٹو انجینئرز سے تفصیلی بریفنگ لی۔ اس موقع پر چیف انجینئر کے ڈی اے صمد جمالانی، سپرنٹنڈنٹ انجینئر محیب اللہ جعفری، ڈائریکٹر پروجیکٹ جنید احمد، ایگزیکٹو انجینئر راحت فہیم، جاوید انصاری، ڈی ڈی او اسلم خان اور دیگر انجینئرز و افسران موجود تھے۔ ڈی جی کے ڈی اے الطاف گوہر میمن نے متعلقہ افسران کو ہدایت جاری کی کہ ترقیاتی کاموں کی رفتار میں مزید تیزی لائے، ضرورت پڑنے پر مشینری و افرادی قوت میں اضافہ کیا جائے اور یقینی بنایا جائے کہ مقررہ مدت سے قبل ترقیاتی کاموں کو مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ کوالٹی کے میٹریل کو ترجیح دی جائے جبکہ کریم آباد انڈر پاس اور یوسف گوٹھ میں جاری ترقیاتی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر دن رات کام کیا جائے۔ ڈی جی کے ڈی اے نے مزید کہا کہ تمام ڈسٹرکٹ میں جاری ترقیاتی کاموں کا چیف انجینئر کے ہمراہ ذاتی طور پر معائنہ جلد کروں گا۔ شہر کراچی کی مختلف ڈسٹرکٹ میں 35193.79 ملین کی لاگت سے 135 اسکیموں پر کے ڈی اے کے ماہر انجینئرز و ملازمین اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں، ادارہ ترقیات کراچی نے شہر کراچی کے انفرااسٹرکچر کی بحالی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل ادارہ ترقیات کراچی نے چیف انجینئر کے ڈی اے کو مزید ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا کہ جن ADP اسکیموں پر ایگزیکٹو انجینئرز تعینات ہیں وہی ایگزیکٹر انجینئرز کے ڈی اے ٹان شپس و اسکیموں پر روڈ کٹنگ کے کام کی نگرانی کریں گے اور روڈ کٹنگ ہونے کی صورت میں جوابدہ ہوں گے۔ ممبر فنانس محمد کاشف خان نے کہا کہ ڈی جی کے ڈی اے مثبت اقدامات سے کے ڈی اے کی ذرائع آمدن میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔

بقیہ نمبر 35

کر لی گئی۔ تفصیلات کے مطابق ملزم کالعدم BLF کے ساتھ رابطہ میں تھا اور ان کے لیے فنڈنگ اور سہولت کاری کرنے میں بھی ملوث تھا۔ ملزم 2012 میں لیاری گینگ وار کمانڈر بہادر پی ایم ٹی کے گروپ میں شامل ہوا اور لیاری گینگ وار کی تمام سرگرمیوں میں ملوث رہا ہے۔ ملزم اس سے قبل متعدد بار گرفتار ہو کر جیل جا چکا ہے اور ملزم کے خلاف لیاری کے مختلف تھانوں میں متعدد ایف آئی آرز درج ہیں۔ ملزم پیشہ ور عادی مجرم ہے اور جیل سے رہائی کے بعد مجرمانہ سرگرمیوں میں مسلسل ملوث رہا ہے۔ ملزم لیاری میں بڑے پیمانے پر منشیات فروشی کرتا رہا ہے۔ ملزم بی ایل ایف کے کارندوں زمان بلوچ (ہلاک) (شعیب بلوچ) بلاک (سمیع بلوچ، اوصاف بلوچ اور جمعہ بلوچ کا قریبی ساتھی ہے۔ جنھوں نے 2023 میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کے نائیک دلشاد کو فائرنگ کر کے شہید کیا تھا۔ ملزم بیرون ملک لیاری گینگ وار کمانڈر بہادر پی ایم ٹی کے ساتھ رابطے میں تھا اور اس کی ہدایات پر کام کر رہا تھا۔ گرفتار ملزم کو بمعہ اسلحہ و ایمونیشن اور منشیات مزید قانونی کارروائی کے لیے پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ عوام الناس سے اپیل ہے کہ، ایسے جرائم پیشہ عناصر کے بارے میں اطلاع فوری طور پر قریبی رینجرز چیک پوسٹ، رینجرز مددگار بذریعہ واٹس ایپ نمبر 03479001111 یا رینجرز ہیلپ لائن 1101 پر کال کریں یا ایس ایم ایس کے ذریعے دیں، آپ کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

بقیہ نمبر 36

ایرانی ڈیزل، پیٹرول فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی آپ خود کروائیں۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل تھانہ پاکستان بازار کی حدود میں ایرانی پیٹرول اور ڈیزل کے ذخیرے کے باعث ایک تین منزلہ عمارت میں آگ لگ گئی تھی، جس سے لاکھوں روپے مالیت کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ اسی طرح شاہ فیصل کالونی میں تین ماہ قبل ایک فلیٹ کے نیچے ایرانی ایندھن کی فروخت کے نتیجے میں آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا، جس میں ایک قیمتی جان ضائع ہوئی اور شہریوں کو لاکھوں روپے کا مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ شہریوں نے ڈی آئی جی ویسٹ سے اپیل کی ہے کہ وہ ایرانی ڈیزل اور پیٹرول کی غیر قانونی فروخت اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف فوری اور سخت کارروائی کریں، تاکہ مزید کسی جان و مال کے نقصان سے بچا جا سکے۔

بقیہ نمبر 37

۔انھوں نے کہا کہ معاہدے ہوتے ہیں تو سب سے بڑے اسٹیک ہولڈر ضمانتی ہوتے ہیں، ہم ہمیشہ جمہوریت کے راستے سے حکومت میں جاتے ہیں۔ خواجہ اظہار نے کہا کہ جعلی ڈومیسائل کے خلاف کیس کیا تھا، 8 برس پہلے سندھ اسمبلی میں آواز اٹھائی تھی لیکن حکومت سندھ نے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا، ہائیکورٹ میں کیس کی دوبارہ سماعت ہوئی، ہائیکورٹ نے سندھ حکومت کی کمیٹی سے رجوع کرنے کی ہدایت کی، آج سپریم کورٹ رجسٹری میں چوتھی پیشی ہے. انھوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ بھی تاریخ پر تاریخ کا معاملہ ہو رہا ہے، ہمیں ابھی بھی انصاف کی امید ہے، ایک سے 4 گریڈ تک دوبارہ نوکریاں دی جا رہی ہیں، پورے صوبے کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ پورے ملک سے لوگ جعلی ڈومیسائل بنوا کر نوکریاں لے رہے ہیں، کے ایم سی اور ڈی ایم سی میں بھی یہی حال ہے، ماضی میں طاقتور وزیر نے کہا تھا کہ ہائیکورٹ میں کچھ نہیں ہوگا، حکومت کی جانب سے تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ رہنما ایم کیو ایم نے کہا کہ 2 سال سے سرکاری وکیل تاریخ لے رہے ہیں آج پھر تاریخ لے لی، پتہ نہیں اب دوبارہ سپریم کورٹ بینچ کب کراچی آتا ہے، جب تک ہماری سکت باقی ہے کیس لڑیں گے، کمیٹی نے 30 روز میں رپورٹ پیش کرنا تھی لیکن 2 سال بعد بھی کسی کو کمیٹی کا خیال نہیں آیا۔

بقیہ نمبر 38

گے۔ قبل ازیں وزیر دفاع خواجہ آصف نے پی ٹی آئی سے مذاکرات کے معاملے پر بیان میں کہا تھا کہ ہمیں اب تک کوئی پیغام تحریک انصاف کی جانب سے موصول نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے پی ٹی آئی قیادت کو مشورہ دیا تھا کہ اگر وہ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو پھر لہجے کو دھیما اور رویے کو نرم رکھیں، ایسی نہ ہونے کی صورت میں مذاکرات نہیں مذاق رات ہوسکتے ہیں۔ خواجہ آصف نے کہا تھا کہ تحریک انصاف میں عمران خان کے علاوہ کسی کی اہمیت نہیں، بانی پی ٹی آئی کو حکومت سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔

بقیہ نمبر 39

ہیں۔ ویڈیو میں نظر آنے والا نوجوان اس ویڈیو کے بعد میڈیا کے سامنے آیا اور اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا اپنا ایک ویڈیو بیان جاری کیا جس میں اس نے کہا کہ مجھے اپنی حرکت کا پچھتاوا ہے، میں ماں بہنوں سے معافی مانگتا ہوں۔ اس نوجوان کا نام شعیب بتایا جا رہا ہے، جو یوسف گوٹھ گلی نمبر 1 کا رہائشی ہے۔ ویڈیو کے مطابق، نوجوان نے اپنے دوستوں کے کہنے پر دوبارہ نازیبا حرکت کی تھی، جس کی وجہ سے یہ معاملہ مزید سنگین ہو گیا ہے۔ یہ واقعہ یوسف گوٹھ کی گلی نمبر 1 میں پیش آیا، اور ویڈیو بنانے والا شخص بھی شعیب ہی تھا جس نے اپنی پچھلی حرکت کا اعتراف کیا اور کہا کہ یہ سب شیطانی مزاح تھا اور میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں۔

بقیہ نمبر 40

اور پھر وہاں سے قانونی کارروائی کے لیے جناح اسپتال منتقل کیا۔ پولیس کے مطابق ہلاک ہونے والی خاتون کی شناخت 24 سالہ صائمہ دختر عبداللہ کے نام سے کی گئی، ایس ایچ او ابراہیم حیدری انسپکٹر فیصل حسین نے بتایا کہ متوفیہ دو بچوں کی ماں تھی اور متوفیہ کے شوہر کے علاقے میں کریانہ کی دکان تھی۔ ایس ایچ او ابراہیم حیدری انسپکٹر فیصل حسین نے بتایا کہ شوہر نے دوران تحقیقات اپنے بیان میں بتایا ہے کہ اس کی اہلیہ اس پر شک کرتی تھی کہ وہ غیر خواتین سے بات چیت کرتا ہے جس پر دونوں میاں بیوی میں اکثر جھگڑا بھی ہوتا تھا، اتوار کی شام کو وہ کسی کام سے گھر آیا تھا اور جیسے ہی گھر گیا تو تقریباً 8 بجے شب اس کا بیٹا روتا ہوا دکان پر آیا اور بتایا کہ اس کی والدہ نے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی ہے۔ پولیس نے قانونی کارروائی کے بعد لاش تدفین کے لیے ورثا کے حوالے کر دی تاہم تحقیقات کا عمل جاری ہے۔

بقیہ نمبر 41

کے سٹاکس جبکہ 0.10 میٹرک ٹن چینی برآمد کر لیے گئے۔ 530 کپڑے کے تھان اور 0.085 ملین لیٹر ایرانی تیل بھی برآمد کر لیا گیا۔ یکم ستمبر 2023 سے اب تک ملک بھر سے 13471.5 میٹرک ٹن کھاد اور 3789.63 میٹرک ٹن آٹا، 35134.61 میٹرک ٹن چینی جبکہ 43 لاکھ 98 ہزار 4 سو 90 سگریٹ کے سٹاکس برآمد ہوئے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مجموعی طور پر ایک لاکھ 57 ہزار سے زائد کپڑے کے تھان اور 18.58 ملین لیٹر ایرانی تیل برآمد کیے گئے۔

بقیہ نمبر 42

لینڈ ریکارڈ، ہیلتھ کارڈ، پیدائش سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ سمیت دیگر ریکارڈز کو ایک سسٹم کے ساتھ لنک کرنا ہے جس کے لیے ملک بھر کے تمام سرکاری اداروں سے ڈیٹا ایک پلیٹ فارم پر لایا جائے گا، بل کے بعد کسی بھی شخص کی آئی ڈی، اس کے اثاثے اور موجودہ زندگی کا ڈیٹا ایک جگہ موجود ہوگا۔ اس بل کے تحت نیشنل ڈیجیٹل کمیشن قائم کر کے ڈیجیٹل اتھارٹی بنائی جائے گی، کمیشن کے سربراہ وزیراعظم ہوں گے جب کہ ارکان میں چاروں وزرائے اعلیٰ، متعلقہ وزرا، اسٹیٹ بینک، ایف بی آر، پی ٹی اے و نادرا کے سربراہان شامل ہوں گے۔ نیشنل براڈ بینڈ نیٹ ورک فورم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت نے تصدیق کی کہ بل آج اسمبلی میں پیش کیا جائے گا، وزیراعظم نے اپنی سربراہی میں نیشنل ڈیجیٹل کمیشن بنایا ہے جو 5 سال کا لائحہ عمل پیش کرے گا، بل جلد منظور ہونے کی امید ہے، بل کی منظوری کے بعد نیشنل ڈیجیٹل کمیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ امید ہے اپوزیشن ڈیجیٹل پاکستان بل پر ساتھ دے گی، نیشنل ڈیجیٹل کمیشن کے ماتحت ڈیجیٹل اتھارٹی بنائی جائے گی۔

بقیہ نمبر 43

پر اپوزیشن لیڈر احمد خان بھچر نے اعتراض اٹھا دیا۔ پنجاب میں اسمبلی میں اراکین اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا پیش کردہ بل کثرت رائے سے منظور کرلیا گیا، منظوری کے بعد یکم جنوری سے اراکین اسمبلی کی ماہانہ تنخواہ 4 لاکھ روپے ہو جائے گی۔ تنخواہوں میں اضافے کے بل کی منظوری کے بعد اراکین اسمبلی بے حد خوش نظر آئے اور انہوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ بل کی منظوری کے بعد اراکین پنجاب اسمبلی کی تنخواہ 76 ہزار سے بڑھا کر 4 لاکھ کر دی گئی ہے جبکہ صوبائی وزرا کی تنخواہ 1 لاکھ سے بڑھا کر 9 لاکھ 60 ہزار کر دی جائے گی۔ اسی طرح اسپیکر پنجاب اسمبلی کی تنخواہ 1 لاکھ 25 ہزار سے بڑھ کر 9 لاکھ 50 ہزار اور ڈپٹی اسپیکر کی تنخواہ 1 لاکھ 20 ہزار سے بڑھ کر 7 لاکھ 75 ہزار ہو جائے گی۔ پارلیمانی سیکریٹریز کی تنخواہ 83 ہزار سے بڑھ کر 4 لاکھ 51 ہزار اور اسپیشل اسسٹنٹ کی تنخواہ 1 لاکھ سے بڑھا کر 6 لاکھ 65 ہزار ہو جائے گی۔ بل کی منظوری کے بعد اب ایڈوائزر کی تنخواہ 1 لاکھ سے بڑھ کر 6 لاکھ 65 ہزار ہو جائے گی۔ دریں اثنا تنخواہوں میں اضافہ کے بل پر اپوزیشن لیڈر احمد خان بھچر نے اعتراض اٹھا دیا، انہوں نے کہا کہ کیا یہ بل پارلیمانی قوانین ایکٹ 1972 کے مطابق ہے۔ ان کے اعتراض کے جواب میں اسپیکر ملک احمد خان نے کہا کہ یہ بل موجودہ قوانین کے مطابق بالکل درست ہے اور حکومت کا اچھا اقدام ہے۔

بقیہ نمبر 44

پی ٹی آئی کو ممی ڈیڈی سے اب دہشت گرد جماعت بنا دیا ہے۔ پی ٹی آئی کے سینیٹر سیف اللہ ابڑو نے ایوان میں اظہار خیال کرتے ہوئے 26 نومبر احتجاج کے دوران جاں بحق ہونے والے ایبٹ آباد کے رہائشی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ رپورٹ میں واضح لکھا ہے کہ مبین کو گولی لگی، پولیس، ضلعی انتظامیہ کے لوگوں کو تنخواہ ہم اپنا پیٹ کاٹ کر دیتے ہیں۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو کے اظہار خیال پر جواب دیتے ہوئے عرفان صدیقی نے کہا کہ یہ معاملہ اب آپ عدالت میں لے کر جا چکے ہیں، اس معاملے پر پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی بنا لیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں) قیادت (نے پی ٹی آئی کو کہاں پہنچا دیا، ممی ڈیڈی سے شروع ہونے والی پی ٹی آئی اب دہشت گرد جماعت بن چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زرداری صاحب، بینظیر صاحبہ کیساتھ جو زیادتی ہوئی ہے دیکھا جائے وہ کیسز کس نے بنائے، نواز شریف اور ان کی بیٹی، فریال تالپور، مریم نواز کو جیل میں رکھنے والوں کی رپورٹ سامنے لائی جائے، ہم سب ان کی مذمت کریں گے۔

بقیہ نمبر 45

شہریوں کو پاکستانی شناختی کارڈز کے اجرا میں ملوث نادرا اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ملزمان میں سید اصغر مہدی، سید ندیم علی اور عامر علی لاشاری شامل ہیں، جو عہدے کے لحاظ سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور ڈیٹا انٹری آپریٹر ہے۔ ملزمان کا تعلق صدر، ناظم آباد نادرا میگا سینٹر اور اسپتال چورنگی سینٹر سے ہے۔ ملزمان نے حبیب اللہ، حفیظ اللہ اور حبیب اللہ نامی غیر ملکیوں کو رقم کے عوض پاکستانی شناختی کارڈز اجرا میں معاونت کی۔ نادرا اہلکاروں سمیت افغان شہریوں کے خلاف مقدمہ درج کیے جانے کے بعد مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔

بقیہ نمبر 46

اپنے عوامی خدمت کے عزم کا اعادہ کیا، گورنر سندھ نے کہا کہ آج 82 ضرورت مندوں افراد میں چیکس تقسیم کئے گئے

مختصر اشتہارات

نرخ 100 روپے فی سطر

اشتہارات کی بکنگ کیلئے رابطہ کریں

0310-0018168